بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

(بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے
اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے

عِلم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے

تربیتی نِصاب

برائے درجہ ناظرہ

(رجسٹرڈ)

رحمانی ٹرسٹ

ای-۴، بلاک ۸، گلشن اقبال، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؂

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ٥ (صحیح بخاری ومسلم)

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔"

مدارسِ رحمانیہ کے طلبہ وطالبات کیلئے دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل

تربیتی نصاب

برائے درجۂ ناظرہ

بہ اہتمام

حضرت قبلہ الحاج **صوفی ابرار احمد** قادری چشتی ممتازی رحمانی دامت برکاتہم العالیہ

صدر رحمانی ٹرسٹ وسرپرستِ اعلیٰ ومہتمم مدارسِ رحمانیہ

مرتبین

قاری حافظ **راؤ نعمان احمد** ممتازی رحمانی

جنرل سیکریٹری رحمانی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ونائب مہتمم مدارسِ رحمانیہ

قاری حافظ **محمد ایاز اقبال** ممتازی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

سابق پرنسپل الممتاز اکیڈمی، ملت گارڈن ملیر وسابق فنانس سیکریٹری۔ رحمانی ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

قاری حافظ **اعجاز الوارث** ممتازی رحمانی

بی اے (آنرز)، ایم اے، بی ایڈ، ایل ایل بی۔

سابق پرنسپل الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ (پاکپتن شریف پنجاب) والفاروق اسلامک اسکول، جہانگیر روڈ، کراچی

مہتمم ونگران شعبۂ تصنیف وتالیف، رحمانی ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناشر **رحمانی ٹرسٹ** (رجسٹرڈ)

E-4، بلاک 8 گلشن اقبال، کراچی۔ فون: 021-34982822 / 021-34985466

E-mail : rehmanitrust@hotmail.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جملہ حقوق بحق رحمانی ٹرسٹ محفوظ ہیں۔

نام کتاب	**تربیتی نصاب** برائے درجۂ ناظرہ
باہتمام	حضرت قبلہ الحاج **صوفی ابرار احمد** قادری چشتی ممتازی رحمانی دامت برکاتہم العالیہ
مرتبین	حافظ قاری راؤ نعمان احمد خاں ممتازی رحمانی (ایم۔اے) حافظ قاری محمد ایاز اقبال ممتازی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے) حافظ قاری اعجاز الوارث ممتازی رحمانی (بی اے (آنرز)/ایم اے/بی ایڈ/ایل ایل بی)
ناشر	رحمانی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) E-4، بلاک 8، گلشن اقبال کراچی۔ فون: 22 021-349 828 / 021-349 85 466 ای میل: rehmanitrust@hotmail.com

طبع اوّل	2003ء بمطابق 1424ھ	تعداد	1000 (ایک ہزار)
طبع دوم	2004ء بمطابق 1425ھ	تعداد	2000 (دو ہزار)
طبع سوم	2005ء بمطابق 1426ھ	تعداد	3000 (تین ہزار)
طبع چہارم	2008ء بمطابق 1429ھ	تعداد	3000 (تین ہزار)
طبع پنجم	2012ء بمطابق 1433ھ	تعداد	1000 (ایک ہزار)
طبع ششم	2014ء بمطابق 1435ھ	تعداد	2000 (دو ہزار)
طبع ہفتم	2015ء بمطابق 1437ھ	تعداد	2000 (دو ہزار)
طبع ہشتم	2017ء بمطابق 1438ھ	تعداد	1000 (ایک ہزار)
طبع نہم	2018ء بمطابق 1439ھ	تعداد	2000 (دو ہزار)
طبع دہم	2019ء بمطابق 1440ھ	تعداد	1000 (ایک ہزار)

ملنے کے مقامات

الفاروق اسلامک اسکول	: 6-A/538 گل مہر اسٹریٹ نزد دایدھی سینٹر گرومندر، کراچی۔	021-35490603
الممتاز مکتب رحمانی	: مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا کالا بورڈ ملیر شریف، کراچی۔	021-34401864
الممتاز اکیڈمی	: ST-2/ بلاک B/ ملت گارڈن/ ملیر ٹاؤن کراچی۔	021-34408911
الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ	: کارخانہ روڈ نزد بجلی چوک، پاکپتن شریف (پنجاب)۔	0457-37 39 90
الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ	: جامع مسجد فاروقِ اعظم، D-5/ کالا اسکول، نئی کراچی، کراچی۔	0345-2387842
جامعہ رحمانیہ	: E-4 بلاک 8/ گلشن اقبال ٹاؤن کراچی۔	021-34985466

GOVERNMENT OF PAKISTAN

Intellectual Property Organisation of Pakistan
COPYRIGHT OFFICE, KARACHI

INTELLECTUAL PROPERTY ORGANISATION IPO PAKISTAN

Registration No.31592-Copr

Certificate of Registration of Copyright

Certified that the Copyright in the **LITERARY WORK (BOOK)** entitled تربیتی نصاب authored by **REHMANI TRUST (REGISTERED), KARACHI** and published by **REHMANI TRUST (REGISTERED), E-4, BLOCK-8, GULSHAN-E-IQBAL, KARACHI,** in the year **2003** has been registered in the Register of Copyrights in the name of **REHMANI TRUST (REGISTERED), E-4, BLOCK-8, GULSHAN-E-IQBAL, KARACHI** under Registration No.**31592-**Copr.

GIVEN UNDER MY HAND AND SEAL ON THIS **23RD** DAY OF **SEPTEMBER, 2015.**

PLEASE NOTE THAT TITLE/NAME/BRAND/MARK GIVEN BY APPLICANT IN APPLICATION FORM OR APPEARING ON "WORK" IS NOT REGISTERED BUT ONLY THE EXPRESSION/STYLE/GETUP OF THE "WORK" IS REGISTERED/PROTECTED UNDER COPYRIGHT LAW

Dr. Abdul Qadir Orakzai
Registrar of Copyrights

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

پیش لفظ

نبئ آخرالزماں، والئ کون ومکاں، محسنِ انسانیت، معلمِ زمانہ، فخرِ بنی آدم، محبوبِ ربِّ کائنات احمدِ مجتبیٰ جنابِ سیّدنا **محمد** مصطفٰےصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (سنن ابن ماجہ)

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔''

الحمدللہ! اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں اولیائے کرام رحمہم اللہ کی نسبت اور ان کی پُر شفقت دعاؤں اور توجہ کے سائے میں محترم المقام، عالی مرتبت حضرت قبلہ الحاج **صوفی ابرار احمد** قادری چشتی ممتازی رحمانی دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ سرپرستی رحمانی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے زیرِ انتظام نصف درجن سے زائد دینی و قرآنی تعلیم کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ جہاں الحمدللہ اس وقت تقریباً ساڑھے تین ہزار (3500) طلبہ وطالبات زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ مساجد و مدارس میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کو محض قاعدہ وناظرہ اور حفظِ قرآنِ کریم ہی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ان کی دینی وفکری، روحانی واخلاقی اور عملی تربیت پر کماحقہ توجہ نہیں دی جاتی۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچّہ قرآن مجید تو پڑھ لیتا ہے مگر ایک سچّا راسخ العقیدہ، باعمل وباکردار مسلمان نہیں بن پاتا۔ اور معاشرے میں کوئی سُدھار نہیں پیدا ہوتا۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر تمام دینی وقرآنی تعلیم کے مدارس کے طلبہ وطالبات کیلئے درجہ قاعدہ کے بعد اب درجۂ ناظرہ کی سطح پر ایک ''**خصوصی تربیتی نصاب**'' مرتب کیا گیا ہے۔ جس سے انشاء اللہ العزیز طلبہ وطالبات کی دینی وفکری، روحانی واخلاقی اور عملی تربیت ممکن ہو سکے گی۔ اور وہ ایک راسخ العقیدہ اور باعمل وباکردار مسلمان بن کر اصلاحِ معاشرہ میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔

اس ''تربیتی نصاب'' کی تیاری میں بے شمار مستند دینی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ اور بچّوں کی ذہنی وعلمی استعداد اور صلاحیت کو پیشِ نظر رکھ کر اس کو زیادہ سے زیادہ آسان اور عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے، تاہم اگر پیش کردہ معلومات میں کوئی غلطی پائیں تو تصحیح کے ساتھ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں اُس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

قاعدہ، ناظرہ اور حفظ کی کلاسز کے معلمین ومعلمات سے گزارش ہے کہ وہ بچّوں کی استعداد اور صلاحیت کے مطابق تربیتی نصاب کی تکمیل کروائیں۔ اللہ رب العزت ہمیں دارین میں کامیابی اور سُرخروئی عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہِ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مُرتّبین تربیتی نصاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تربیتی نصاب برائے ناظرہ وحفظ کے موضوعات

موضوعات		صفحہ نمبر
ایمانیات	ایمانِ مُفَصَّلْ مع ترجمہ ایمانِ مُجْمَلْ مع ترجمہ	3
کلمے	چھ کلمے مع ترجمہ	3
وضو	طریقہ فرائض سنتیں مفسدات	5
غسل	طریقہ فرائض سنتیں	7
اذان و اقامت	تعریف کلمات مع ترجمہ دعا بعد اذان مع ترجمہ	8
نماز	تعریف نام و اوقات تعدادِ رکعات شرائط فرائض طریقہ	10
اذکار نماز	تکبیر ثناء تعوذ تسمیہ فاتحہ سورۃ تسبیح رکوع تسمیع تحمید تسبیح سجدہ تشہد درود ابراہیمی دعا سلام	13
واجبات نماز		16
نماز کی سنتیں		17
مفسداتِ نماز		17
سجدۂ سہو		18
سجدۂ تلاوت		18
نماز جمعہ		18
نماز قصر		19

موضوعات		صفحہ نمبر
نماز جنازہ	طریقہ فرائض سنتیں بالغ مرد وعورت کے جنازے کی دعا مع ترجمہ۔ نابالغ لڑکے اور لڑکی کے جنازے کی دعا مع ترجمہ	19
ارکانِ اسلام	ایمان نماز زکوٰۃ روزہ حج	21
مسنون دعائیں	چالیس دُعائیں مع ترجمہ	23
احادیث نبوی ﷺ	چالیس احادیث مع ترجمہ	32
قرآنی معلومات (سوالاً جواباً)	تقریباً30 تا 35 سوالات اوران کے جوابات	38
دینی معلومات (سوالاً جواباً)	عقائد توحید رسالت آخرت کتب ملائکہ	41
ہماری پیارے آقا ﷺ	حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تقریباً50 سوالات اوران کے جوابات	49
اسلامی آداب زندگی	سلام وملاقات کے آداب کھانا کھانے کے آداب پانی پینے کے آداب سونے اور بیدار ہونے کے بعد کے آداب گفتگو کے آداب مجلس کے آداب تلاوتِ قرآن کے آداب والدین کے آداب اساتذہ کے آداب	56
اچھی باتیں	فضائل اخلاق اور رذائل اخلاق کے عنوانات کے حوالے سے تقریباً30 سوالات اوران کے جوابات	62
متفرق معلومات	مندرجہ ذیل عنوانات کے حوالے سے سوالات اوران کے جوابات فاتحہ و ایصال ثواب، وسیلہ، استمداد و استعانت، شفاعت، عرس، خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ، صحابی، تابعی، تبع تابعی، منکر نکیر، کراماً کاتبین، مفسر ومفسرین، محدث ومحدثین، فقیہہ وفقہاء، صحاح ستہ، فقہی مسالک، ائمہ اربعہ، تصوف وطریقت، سلاسل طریقت، حلقہ رحمانی، مدارس رحمانیہ، سرپرست مدارس رحمانیہ۔	65

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایمانیات

ایمانِ مُفَصَّلْ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

''میں ایمان لایا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اسکی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر کا خالق اللہ ہے۔ اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔''

ایمانِ مُجْمَلْ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

''میں ایمان لایا اللہ پر، جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔''

شش کلمے مع ترجمہ

اوّل کلمہ طَیِّبْ (طیب معنیٰ پاک)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

دوسرا کلمہ شہادت (شہادت معنیٰ گواہی)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تیسرا کلمہ تمجید (تمجید معنیٰ بزرگی)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

''اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔''

چوتھا کلمہ توحید (توحید معنیٰ اللہ کو ایک ماننا)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو کبھی ہرگز موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پنجم کلمہ استغفار (استغفار معنیٰ توبہ کرنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

''میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر۔ اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ!) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔''

ششم کلمہ ردِّ کفر (ردکفر معنیٰ کفر کوتوڑنا)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَالَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور میں بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

وضو

پاک وصاف رہنا مسلمانوں کا خاص وصف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت (پاک وصاف رہنا) کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ ظاہری پاکی اور صفائی انسان کی سوچ اور فکر میں بھی پاکیزگی پیدا کرتی ہے اسی لئے اسلام نے اپنی ساری عبادات سے پہلے مخصوص طریقے سے جسم کے خاص حصوں کو دھونے کی تعلیم دی ہے جسے وضو کہتے ہیں۔ جس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط (سورۃ مائدہ ۔٦)

''اے ایمان والو! جب نماز کیلئے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھو اور کہنیوں تک ہاتھ دھو اور سر کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھو۔''

وضو کا طریقہ

پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیت کریں۔ پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئیں۔ اور انگلیوں کا خلال کریں۔ پھر مسواک کریں اگر مسواک نہ ہو تو دائیں ہاتھ کی انگلی سے دانت صاف کریں۔ پھر دائیں ہاتھ سے تین بار کلی کریں اسطرح کہ منہ کے ہر حصہ میں پانی پہنچ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کریں۔ پھر دائیں ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالیں اس طرح کہ ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچ جائے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک کے اندرونی حصہ کی صفائی کریں۔ پھر تین بار منہ دھوئیں اسطرح کہ پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک

کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہو تو داڑھی کا خلال کریں پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیں پہلے دایاں پھر بایاں۔ پھر دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے پورے سر کا مسح کریں اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں پھیرتے ہوئے گدی تک لے جائیں اور پھر گدی سے دونوں ہتھیلیاں سر کے دونوں طرف پھیرتے ہوئے واپس لائیں۔ پھر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلیوں سے دونوں کانوں کے اندرونی حصوں کا مسح کریں اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کے بیرونی حصوں کا مسح کریں۔ پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ اس کے بعد دونوں پاؤں تین بار ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں دھوئیں۔ اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں اس طرح کہ الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی کا خلال شروع کرتے ہوئے انگوٹھے پر ختم کریں اور پھر الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرتے ہوئے چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں۔ جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔

١۔ منہ دھونا۔
٢۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔
٣۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
٤۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

١۔ نیت کرنا
٢۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا
٣۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا
٤۔ کلی کرنا
٥۔ مسواک کرنا
٦۔ ناک میں پانی ڈالنا
٧۔ ہر عضو کو تین بار دھونا
٨۔ پورے سر اور کانوں کا مسح کرنا
٩۔ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا
١٠۔ پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھونا۔
١١۔ ترتیب وار وضو کرنا۔

وضو کے مفسدات

وضو توڑنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ پیشاب یا پاخانہ کرنا
٢۔ ریح خارج ہونا
٣۔ بدن کے کسی بھی حصے سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔
٤۔ منہ بھر کر قے کرنا
٥۔ ٹیک لگا کر سونا
٦۔ بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہونا۔
٧۔ مجنوں یعنی دیوانہ ہونا
٨۔ رکوع یا سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔
٩۔ دُکھتی ہوئی آنکھ سے پانی بہنا۔

غسل

غسل کے معنی نہانا ہیں۔ مگر شریعت اسلامیہ کے بتائے ہوئے طریقہ سے نہا کر پاک ہونے کو غسل کہتے ہیں۔

غسل کا طریقہ

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے۔ پھر استنجا کرے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے۔ پھر وضو کرے۔ مگر پاؤں نہ دھوئے البتہ اگر چوکی وغیرہ یا پکے فرش پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے۔ پھر تمام بدن پر تھوڑا سا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ اسطرح کہ حلق تک پانی پہنچ جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اس طرح کہ ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچ جائے۔ پھر تین مرتبہ دائیں مونڈھے پر پانی بہائے پھر تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر پانی بہائے۔ پھر تین مرتبہ سر اور تمام بدن پر پانی بہائے۔

غسل کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے۔

۱۔ دوران غسل قبلہ کی طرف منہ نہ ہو۔

۲۔ ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اگر یہ نہ ہو سکے تو ستر چھپا کر نہائے

۳۔ کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

۴۔ کوئی دعا نہ پڑھے۔

۵۔ بیٹھ کر نہائے (خصوصاً عورتوں کیلئے بیٹھ کر نہانا ضروری ہے)۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرائض ہیں۔

۱۔ کلی کرنا اسطرح کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا اسطرح کہ ناک کی نرم جگہ تک پانی پہنچ جائے

۳۔ سارے بدن پر پانی بہانا اسطرح کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں

غسل کی مندرجہ ذیل سنتیں ہیں۔

ا۔ نیت کرنا۔ ۲۔ دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھونا۔ ۳۔ استنجا کرنا اور بدن پر جہاں نجاست لگی ہو اسکو دور کرنا۔

۴۔ وضو کرنا۔ ۵۔ سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

اذان

اذان ایک خاص قسم کا اعلان یا بلاوا ہے جو مسجد سے ہر فرض نماز سے پہلے لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ ہر فرض نماز سے پہلے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے۔ جس نماز کیلئے اذان دی جارہی ہو اس کا وقت ہونا لازمی ہے۔ اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دی گئی ہو تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان دی جائے گی۔ اذان بلند جگہ اور قبلہ رو کھڑے ہو کر دی جاتی ہے۔ اذان کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط
آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط
آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

جب اذان دی جائے تو سننے والے کو جواب میں وہی کلمات دوہرانے چاہئیں مگر **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ** اور **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** کے جواب میں **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** کہنا چاہئے اور فجر کی اذان میں **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** کے بعد دو مرتبہ **اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا چاہئے اور اسکے جواب میں **صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ** (تونے سچ کہا اور نیک بات کہی) کہنا چاہئے۔

دعا بعد اذان

جب اذان ختم ہو جائے تو درود شریف پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

''اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما۔ اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا''۔

اقامت

اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے کے وقت جو کلمات کہے جاتے ہیں ان کو اقامت کہتے ہیں۔ اقامت کے الفاظ وہی ہیں جو اذان کے ہیں فرق یہ ہے کہ **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ** کے بعد دو مرتبہ **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی) کے الفاظ کہے جاتے ہیں اور اقامت کے کلمات کو جلد ادا کیا جاتا ہے۔ جس طرح اذان کے جواب دینے کا حکم ہے اسی طرح اقامت کے کلمات کا جواب دینا بھی سننے والے پر لازم ہے۔ اقامت میں **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** کے جواب میں سننے والے کو **اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا** (اللہ تعالیٰ اس کو قائم و دائم رکھے) کہنا چاہیے۔

نماز

نماز دین اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے۔ جس کا ادا کرنا ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ ایمان کے بعد تمام عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں نماز کے بارے میں سات سو مقامات پر مختلف انداز سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

''اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔'' (سورۃ روم۔۳۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز مومن کی پہچان ہے اور اس کا ترک کرنا مشرک کی علامت ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نماز اسلام اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ نماز کی بے شمار فضیلتیں ہیں۔ نماز ادا کرنے سے جہاں دنیوی معاملات میں بھلائی اور خیر حاصل ہوتی ہے وہاں نماز قبر کے عذاب سے بچانے کا بھی ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز اپنے اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم وقت کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کریں۔

ہر مسلمان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں جن کے نام، اوقات اور تعداد رکعات حسب ذیل ہیں۔

نام و اوقات

فجر نماز فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوکر سورج نکلنے تک رہتا ہے۔

ظہر نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ دوگنا نہ ہوجائے۔

عصر نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہوکر سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

مغرب نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوکر شفق کی سرخی ختم ہونے تک رہتا ہے۔

عشاء نماز عشاء کا وقت شفق کی سرخی ختم ہونے سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے۔

تعدادِ رکعات

فجر میں چار رکعتیں ہیں۔ دو سنت اور دو فرض

ظہر میں بارہ رکعتیں ہیں۔ چار سنت، چار فرض، دو سنت، اور دو نفل

عصر میں آٹھ رکعتیں ہیں۔ چار سنت (غیر مؤکدہ) اور چار فرض

مغرب میں سات رکعتیں ہیں۔ تین فرض، دو سنت اور دو نفل

عشاء میں سترہ رکعتیں ہیں۔ چار سنت (غیر مؤکدہ)، چار فرض، دو سنت، دو نفل، تین وتر واجب اور دو نفل

شرائطِ نماز

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔ ۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔ ۳۔ جگہ کا پاک ہونا۔ ۴۔ ستر کا ڈھکا ہونا۔

۵۔ نماز کا وقت ہونا۔ ۶۔ قبلہ کی طرف منہ ہونا۔ ۷۔ نماز کی نیت کرنا۔

فرائضِ نماز

۱۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا ۲۔ قیام یعنی کھڑے ہونا ۳۔ قرأت یعنی تلاوت قرآن کرنا ۴۔ رکوع کرنا

۵۔ ہر رکعت میں دو سجدے کرنا ۶۔ قعدۂ اخیرہ یعنی التحیات میں بیٹھنا ۷۔ سلام پھیرنا

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور اس طرح نیت کریں کہ نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز فرض ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے منہ میرا قبلہ شریف کی طرف۔ اور اگر سنتیں پڑھ رہے ہوں یا فرض تنہا پڑھ رہے ہوں تو یہ جملہ نہ کہیں کہ پیچھے اس امام کے اور نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں اپنی حالت پر اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پھر **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے ہوئے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ نیچے ہو۔ دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی کی پشت پر ہوں اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کی کلائی کے گرد حلقہ بنا کر پکڑ لیا جائے۔ پھر ثناء یعنی **سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ** پڑھیں۔

پھر تعوذ وتسمیہ یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کریں۔ سورۂ فاتحہ ختم کر کے آہستہ آواز سے آمین کہیں۔ اس کے بعد کوئی چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیات تلاوت کریں (اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائیں) حالت قیام میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہے۔ اور پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُؕ کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لیں اور اتنا جھکیں کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں پھر تین مرتبہ رکوع کی تسبیح پڑھیں اس کے بعد تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗؕ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں (اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو تسمیع کے بجائے تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ؕ کہیں اور اگر تنہا پڑھ رہے ہوں تو دونوں تسبیحات پڑھیں) پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُؕ کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک اور پیشانی کو اس طرح زمین پر رکھیں کہ ناک کی ہڈی اور پیشانی کی ہڈی پر سجدے کی جگہ کی سختی محسوس ہو اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رہے۔ بازوؤں کو کروٹ سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے علیحدہ رکھیں۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں۔ پھر سجدہ کی تسبیح کم از کم تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُؕ کہتے ہوئے سجدے سے اس طرح اٹھیں کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھائیں اور بایاں قدم بچھا کر اور دایاں قدم کھڑا کر کے بیٹھیں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رو رہیں۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُؕ کہتے ہوئے اسی طرح دوسرا سجدہ کریں۔

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُؕ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور دونوں ہاتھ زیر ناف باندھ لیں اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت پڑھیں۔ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے اور تشہد یعنی اَلتَّحِيَّاتُ پڑھیں جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھائیں اور اِلَّا اللّٰهُ پر گرا دیں اگر دو رکعت والی نماز ہے تو اَلتَّحِيَّاتُ کے بعد درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں پہلے دائیں طرف یہ نیت کر کے کہ میں دائیں طرف کے نمازیوں اور فرشتوں کو سلام کر رہا ہوں۔ پھر بائیں طرف اسی نیت کے ساتھ سلام پھیر دیں۔

اور اگر چار رکعت والی نماز پڑھ رہے ہیں تو تشہد کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُؕ کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ اگر یہ چار رکعت فرض ہیں تو باقی دو رکعتوں میں قیام کی حالت میں صرف بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع و سجود کریں اور اگر یہ سنت یا نفل ہوں تو اس میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ یا تین چھوٹی آیات بھی ملائیں۔ (اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو خاموش کھڑے رہیں)۔

مندرجہ بالا نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے اس طریقے میں چند باتوں میں فرق ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور دوپٹے سے باہر نہ نکالے قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے۔ رکوع میں کم جھکے اور گھٹنوں کو جھکائے اور ہاتھ بغیر زور دیئے گھٹنوں پر رکھے اس طرح کہ انگلیاں کشادہ نہ ہوں اور کہنیاں پہلو سے ملا کر رکھے۔ سجدہ سمٹ کر کرے اس طرح کہ سجدے میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے اور ہاتھ زمین پر بچھا کر رکھے۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے اور انگلیاں ملا کر رکھے۔ باقی طریقہ وہی ہے جو مردوں کے نماز پڑھنے کا طریقہ ہے۔

اذکار نماز

نماز میں پڑھی جانے والی تکبیرات، تسبیحات، آیات، تشہد و درود اور دعائیں حسب ذیل ہیں۔

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(اللہ سب سے بڑا ہے)

ثناء

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

''اے اللہ تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔''

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے اے اللہ! ہم تیری عبادت

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کے راستے پر جو

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (آمین)

تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔ (آمین)

سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

تسبیح رکوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

"پاک ہے میرا رب عظمت والا"

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

"اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی"

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

"اے ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے"

تسبیح سجدہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

"پاک ہے میرا رب بہت بلند۔"

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

"تمام قولی عبادتیں، تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

درود ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

"اے اللہ ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ ! برکت عطا فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

دعا

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

"اے میرے پروردگار ! مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار ! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار ! مجھ کو، میرے

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ماں باپ کو اور تمام مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا کی بھلائیاں عطا فرما اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور عذاب دوزخ سے بچا۔" (آمین)

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط

"تم پر سلامتی ہواور اللہ کی رحمت ۔"

دعائے قنوت

یہ نمازِ عشاء کے وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ وسورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے حالتِ قیام ہی میں تکبیر کہنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ

"اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم تجھ سے تمام

الْخَيْرَ ط وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ

بھلائیوں کی التجا کرتے ہیں۔ اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم جدا ہوتے ہیں اور ہم چھوڑ دیتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

کرے۔ اے اللہ! ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور ہم تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور ہم تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ اور ہم تیری طرف کوشش کرتے ہیں اور ہم

وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

تیری طرف دوڑتے ہیں اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو مل کر رہے گا۔"

واجبات نماز

۱۔ سورۂ فاتحہ پڑھنا ۲۔ اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا ۳۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا ۴۔ سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا

۵۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ۷۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا

۸۔ التحیات پڑھنا ۹۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں جب دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھیں تو اسکے بعد کچھ نہ پڑھنا

۱۰۔ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کا بلند آواز سے اور ۱۱۔ ظہر و عصر میں آہستہ آواز سے قرات کرنا جبکہ مقتدی کا چپ رہنا

۱۲۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا ۱۳۔ دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا ۱۴۔ ترتیب قائم رکھنا

۱۵۔ تمام ارکان کا سکون واطمینان سے ادا کرنا ۱۶۔ نماز عیدین میں چھ تکبیریں زائد کہنا ۱۷۔ آیت سجدہ تلاوت کی ہو تو سجدۂ تلاوت ادا کرنا۔

۱۸۔ لفظ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط سے نماز ختم کرنا ۱۹۔ قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

نماز کی سنتیں

نماز کی سنتوں سے مراد وہ افعال ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں ان کا حکم فرض اور واجب کے برابر نہیں ہے۔اسی لئے نماز میں کوئی سنت رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔لیکن جان بوجھ کر کسی سنت کو چھوڑ دینا سخت گناہ ہے۔نماز کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا ۲۔ تکبیر کے وقت ہتھیلیوں کا قبلہ رخ رہنا ۳۔ تکبیر کے وقت ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا ۴۔ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا ۵۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا ۶۔ سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا ۷۔ ثناء، تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنا ۸۔ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آہستہ آواز میں آمین کہنا ۹۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا ۱۰۔ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کہنا ۱۱۔ رکوع و سجود میں تین تین بار تسبیح پڑھنا ۱۲۔ رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں اور سر اور کمر برابر آجائے ۱۳۔ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** اور مقتدی کا **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** کہنا (تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے) ۱۴۔ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا ۱۵۔ سجدے میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا، کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی اور قبلہ رو رکھنا ۱۶۔ دو سجدوں کے درمیان دایاں قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا ۱۷۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا ۱۸۔ تشہد میں **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ** پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا ۱۹۔ تشہد کے بعد قعدۂ اخیرہ میں درود ابراہیمی اور دعائے مسنونہ پڑھنا ۲۰۔ سلام دو بار کہنا ۲۱۔ پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

مفسداتِ نماز

مفسدات نماز سے مراد ایسی باتیں جو دوران نماز کی جائیں تو ان کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسے دوبارہ ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مفسدات نماز مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا ۲۔ کسی کو سلام کرنا یا اس کا جواب دینا ۳۔ چھینک آنے پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنا یا اس کا جواب دینا

۴۔ اللہ کا نام سن کر جل جلالہ اور حضور اکرم ﷺ کا نام سن کر درود شریف پڑھنا ۵۔ امام کی غلطی پر ''بیٹھ جا'' کہنا یا ''ہوں'' کہنا

۶۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا ۷۔ کسی بیماری یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا ۸۔ اچھی بری خبر سن کر کچھ کہنا

۹۔ نماز مکمل ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا ۱۰۔ نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا ۱۱۔ پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جس سے ایسے معنی پیدا ہو جائیں جو کفریہ ہوں ۱۲۔ عمل کثیر یعنی ایسا کام کرنا جس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے ۱۳۔ دوران نماز قصداً یا بھول کر کچھ کھانا پینا ۱۴۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ۱۵۔ قبلہ کی طرف سے سینے کا پھر جانا ۱۶۔ امام سے آگے بڑھ جانا۔

سجدۂ سہو

واجبات نماز میں سے جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا واجب وفرض میں تاخیر ہوجائے تو اسکی تلافی کیلئے شریعت نے دوسجدے مقرر کئے ہیں۔انہی کو سجدۂ سہو کہا جاتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد صرف دائیں طرف سلام پھیر کر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا جائے سجدے میں تسبیح بھی پڑھیں۔پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سر اٹھایا جائے اور اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کیا جائے۔دوسرے سجدے کے بعد پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔

اگر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہوں اور مقتدی سے کوئی غلطی ہوجائے تو مقتدی پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔

اور اگر امام سے کوئی غلطی ہوجائے جسکی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہو تو امام کے ساتھ ساتھ تمام مقتدیوں کو بھی سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔

سجدۂ تلاوت

قرآن مجید میں چودہ مقامات ایسے ہیں جن کی تلاوت کرنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔قرآن کریم میں ان مقامات پر ''السجدۃ'' لکھا ہوتا ہے۔

اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ جب آیت سجدہ تلاوت کرے یا سنے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سجدے میں جائے اور کم سے کم تین مرتبہ سجدے کی تسبیح پڑھنے کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا اٹھ جائے۔اس سجدے کیلئے تکبیر کہتے ہوئے نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

سجدۂ تلاوت بیٹھ کر بھی کیا جاسکتا ہے مگر کھڑے ہوکر کرنا افضل ہے۔

نماز جمعہ

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اس دن مسلمانوں کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ عبادت کی نیت سے غسل کریں، صاف کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کیلئے زیادہ اہتمام کے ساتھ مسجد میں آئیں۔جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور اس کی فرضیت نماز ظہر سے زیادہ ہے اور یہ نمازِ ظہر کے قائم مقام ہے لیکن اس کے ساتھ جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے جمعہ کی نماز بغیر جماعت کے نہیں ہوتی۔جمعہ کی نماز میں رکعات کی ترتیب اس طرح ہوتی ہے۔

چار سنت — دو فرض — چار سنت — دو سنت (غیر مؤکدہ) — دو نفل

عورتوں پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھیں گی۔

نمازقصر

جو شخص سفر کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور اسکی منزل کا فاصلہ ۹۹ کلومیٹر یا اس سے زائد ہو اور اس کے قیام کی مدت پندرہ دن سے کم ہو تو ایسے شخص کو شرعی اصطلاح میں مسافر کہا جائے گا۔ مسافر پر واجب ہے کہ وہ ظہر، عصر اور عشاء کے چار فرضوں کی جگہ دو فرض ادا کرے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر حالت سفر میں چار فرض ہی ادا کرے اور قصر نہ کرے تو وہ سخت گنہگار رہوگا اور اس پر توبہ لازم ہوگی۔

قصر کا حکم صرف چار رکعت فرض والی نماز کیلئے ہے باقی فرض (فجر اور مغرب) وتر، سنت اور نفل مکمل ادا کئے جائیں گے لیکن اگر مسافر مقیم امام کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو پھر پوری چار رکعت ہی ادا کرے گا۔

نماز جنازہ

نمازِ جنازہ سے مراد وہ نماز ہے جس میں کوئی مسلمان کسی مسلمان مردہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر محلّہ کے چند افراد بھی پڑھ لیں تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی فرد نہ پڑھے تو سب گنہگار رہوں گے نماز جنازہ کیلئے جماعت شرط نہیں ہے اگر ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو جاتا ہے۔

نماز جنازہ کے فرائض و سنتیں

نماز جنازہ میں دو فرائض ہیں ۱۔ چار تکبیریں ۲۔ قیام

نماز جنازہ میں تین سنتیں ہیں ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ۲۔ نبی کریم ﷺ پر درود شریف ۳۔ میت کیلئے دعائے مغفرت

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ

میت کو امام کے سامنے رکھیں اور طاق اعداد میں صفیں بنائیں اور اس طرح نیت کریں کہ نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ فرض کفایہ کی مع چار تکبیرات۔ حمد واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے حضور اکرم ﷺ کے، دعا واسطے اس میت کے، پیچھے اس امام کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتے ہوئے ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لیں۔ پھر ثناء یعنی **سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ** پڑھیں اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور پھر درود شریف پڑھیں اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے پھر تکبیر کہیں اور جنازہ کی دعا پڑھیں۔ اس کے بعد پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نمازِ جنازہ کی ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

''اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیری تعریف شاندار ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

نمازِ جنازہ میں پڑھا جانے والا درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

''اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام آل واولاد پر، جیسا کہ تو نے درود وسلام اور برکت ورحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی اولاد پر، بیشک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔''

بالغ مرد وعورت کے جنازہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط

''اے اللہ! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر مردہ کو، ہمارے ہر حاضر کو، ہمارے ہر غائب کو، ہمارے ہر چھوٹے کو، ہمارے ہر بڑے کو، ہمارے ہر

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔''

نابالغ لڑکے کے جنازہ کی دعا

اللّٰهمّ اجعله لنا فرطا وّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

''اے اللہ! تو اس لڑکے کو ہمارے لئے پیشرو بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب، وقت پر کام آنے والا اور ہماری سفارش کرنے والا بنادے۔ جس کی سفارش منظور ہوجائے۔''

نابالغ لڑکی کے جنازہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجعلها لنا فرطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

''اے اللہ! تو اس لڑکی کو ہمارے لئے پیشرو بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب، وقت پر کام آنے والی اور ہماری سفارش کرنے والی بنادے جس کی سفارش منظور ہوجائے۔''

ارکان اسلام

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ" اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضور اکرم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا"۔ان باتوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ان پانچ باتوں کو ارکان اسلام کہتے ہیں۔ ذیل میں ان ارکان کی مختصر تعریف وتشریح کی گئی ہے۔

ایمان

ایمان ارکان اسلام کا پہلا رکن ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور اکرم ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔اور دل سے اس کی تصدیق کرنا۔اس کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا اور بے مثال ہے۔جو شخص اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرتا ہے وہ حقیقت میں شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔اور شرک کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ان تمام باتوں کو دل سے ماننا ایمان کا پہلا جزو ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر ایمان رکھنا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے سب سے محبوب بندے اور آخری رسول ہیں۔اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا۔ یہ ایمان کا دوسرا جزو ہے۔

ایمان لانے کیلئے ان اجزاء پر یقین ضروری ہے۔ان میں سے کسی ایک جزو کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ جب ان امور کی گواہی دی تو دل سے ان کی تصدیق بھی کی جائے اور یہ تصدیق اُسی وقت ہوگی جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کیا جائے گا۔

نماز

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔نماز کیلئے قرآن میں "صلوٰۃ" کا لفظ آیا ہے۔جس کا مطلب دعا، رحمت اور استغفار ہے۔شریعت اسلامی میں نماز سے مراد دن میں پانچ مرتبہ مخصوص اوقات میں اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر مخصوص طریقے سے عبادت کرنا ہے۔قرآن مجید میں نماز کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔کم وبیش سات سو مقامات پر نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔جبکہ بے شمار احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نماز کی فضیلت واہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔"نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کی عمارت کو قائم رکھا اور جس نے اسے ڈھا دیا اس نے دین کی عمارت کو مسمار کر دیا۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اُس نے کفر کیا۔"

قرآن مجید میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر اسکی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ، اوقات، رکعات، شرائط وغیرہ کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔

نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہے۔جو نماز نہ پڑھے وہ فاسق ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔مردوں کیلئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔جبکہ عورتوں کو تنہا گھر میں نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔زکوٰۃ کے لفظی معنیٰ ہیں "نشوونما پانا، بڑھنا، پاک کرنا اور پاک ہونا"۔شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مال کا وہ مقرر حصہ جو صاحب نصاب مسلمان کیلئے سال کے اختتام پر عبادت کی نیت سے مستحق افراد کی ملکیت میں دینا ہے۔

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو صرف صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔صاحب نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا اتنی مالیت کی رقم ہو۔ان تمام چیزوں پر ایک سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد کی شرح سے زکوٰۃ ادا

کی جائے گی۔ اگر اس نصاب سے کم مال ہوگا یا ایک سال سے کم عرصے تک یہ نصاب موجود ہوگا تو زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ اسی طرح مصارف زکوٰۃ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہیں۔ ان مصارف میں سے کسی بھی مصرف میں حق ملکیت کے ساتھ زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اگر ان مصارف کے علاوہ کسی اور مصرف میں رقم دی گئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر حق ملکیت نہیں دیا گیا تو بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ ہر صاحب نصاب مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اور اس کا ادا نہ کرنے والا فاسق اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

روزہ

روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ روزہ کو عربی میں ''صوم'' کہتے ہیں۔ ''صوم'' کے لفظی معنی روکنا، باز رہنا ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو روکنا روزہ کہلاتا ہے۔

قرآن مجید میں روزہ کی فرضیت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تا کہ تم متقی بن جاؤ'' (البقرۃ: ۱۸۳)

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ماہ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں۔ جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو اسے رعایت دی گئی ہے۔ کہ وہ دوسرے ایام میں روزے رکھ لے روزہ کا مقصد انسان کو متقی و پرہیز گار بنانا ہے۔ اسی لئے اس کی جزا بھی بہت زیادہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ ''جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہوں کو معاف فرما دے گا۔''

اس کے علاوہ ایسے لوگ جو روزہ رکھ کر بھی برائی سے نہ بچیں ان کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ''جس شخص نے روزہ رکھ کر بھی جھوٹی بات اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔''

روزہ کو بلا عذر شرعی ترک کرنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔ اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

حج

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ حج کے لفظی معنی ''قصد و ارادہ'' ہیں۔ اصطلاح شریعت میں عبادت کی نیت سے ایام حج میں بیت اللہ کی زیارت کو جانا اور مناسک ادا کرنے کا نام حج ہے۔ حج کی فرضیت کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ط

''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ ہر وہ شخص جو استطاعت رکھتا ہے بیت اللہ کا حج کرے۔'' (ال عمران: ۹۷)

حج کی اہمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''جو شخص استطاعت رکھتا ہو، سواری پر بھی اسے قدرت ہو اور اس کے باوجود حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔''

حج ہر صاحب استطاعت عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ استطاعت سے مراد یہ ہے کہ اپنی اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضرورت پوری کرنے کے بعد اتنی مالی استعداد ہو کہ انسان اپنے گھر سے بیت اللہ تک آمد و رفت اور عرصۂ قیام کے مصارف برداشت کر سکے۔ اور اس عرصے کیلئے اس کے گھر والوں کی ضروریات بھی پوری ہو سکیں۔ اس کے علاوہ انسان جسمانی طور پر بھی سفر کے قابل ہو۔ لہٰذا ایسا شخص جو مریض، معذور یا نابینا ہے جو سفر نہیں کر سکتا اور اسے مددگار بھی میسر نہیں تو وہ شرعاً معذور ہے۔ جبکہ عورت کیلئے ''محرم'' کی رفاقت شرط ہے۔ ورنہ وہ شرعاً معذور ہے۔

مسنون دُعائیں

دعا کے لفظی معنی ہیں پکارنا، مانگنا۔شریعت اسلامی میں دعا کی بڑی اہمیت ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''مجھ سے مانگو میں ہی قبول کرنے والا ہوں''۔اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں دعا کو عبادت کا مغز، مومن کا ہتھیار اور بلاؤں کو دور کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔

دعا جس زبان میں بھی کی جائے اللہ تعالیٰ اُس کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔لیکن حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی دعائیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے دن رات کے بدلتے والے اوقات اور انسانی زندگی کے مختلف حالات مثلاً سونے جاگنے، کھانے پینے، گھر سے باہر جانے، گھر میں آنے وغیرہ کے سلسلے میں جن دعاؤں کی تعلیم دی ہے انہیں یاد کرنا اور روزمرّہ زندگی میں انہیں اختیار کرنا ہمارے لئے دنیا اور آخرت میں بھلائی اور سرخروئی کا ذریعہ ہے۔

یہاں چند مسنون دعائیں حسب ذیل ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

(۱) **سوتے وقت کی دعا**

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (بخاری)

''اے اللہ! میں تیرے نام پر مرتا اور جیتا ہوں۔''

(۲) **بیدار ہونے کے بعد کی دعا**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ○ (بخاری)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی (بیداری) عطا فرمائی۔اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

(۳) **بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت کی دعا**

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (مشکوۃ)

''اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔''

(۴)

بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (مشکوۃ)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور فرمائی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔''

(۵)

وضو شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ابو داؤد)

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

(۶)

وضو کرنے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (ترمذی)

''اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور خوب پاک صاف رہنے والوں میں شامل فرما۔''

(۷)

کھانا شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ (ترمذی)

''میں اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کرتا ہوں۔''

(۸)

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (ترمذی)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔''

(٩) پانی پیتے وقت کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (ترمذی)

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

(١٠) پانی پینے کے بعد کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ (ترمذی)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔''

(١١) گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [illegible] ٣١ :

میں اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے۔ گناہوں سے بچنے
کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے ۔

(١٢) گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا [illegible] ٣١ :

ہم اللہ کا نام لیکر داخل ہوتے ہیں اور اللہ کا نام لیکر نکلتے ہیں اور ہمارا اللہ ہی پر بھروسہ ہے ۔

(١٣) مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ (مسلم)

''اللہ کے نام سے شروع اور سلام اللہ کے رسول ﷺ پر۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

(۱۴) **مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعا**

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ (مسلم)

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

(۱۵) **نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعا**

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ کَسَانِیۡ مَآ اُوَارِیۡ بِہٖ عَوۡرَتِیۡ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیۡ حَیَاتِیۡ (ترمذی)

"تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا جس سے میں اپنی ستر پوشی کروں

اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کروں۔"

(۱۶) **کپڑے تبدیل کرتے وقت کی دعا**

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کَسَانِیۡ ھٰذَا وَرَزَقَنِیۡہِ مِنۡ غَیۡرِ حَوۡلٍ مِّنِّیۡ وَلَا قُوَّۃٍ (ابوداؤد)

"تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا۔"

(۱۷) **کپڑے اتارتے وقت کی دعا**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (حصن حصین)

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

جماہی لیتے وقت کی دعا

(۱۸) لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ (بخاری)

"گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔"

(۱۹)

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ (القرآن)

''پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لئے مسخر کردی اور ہم اسکی مدد کے بغیر اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔
اور ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

(۲۰)

غصہ کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ (بخاری)

''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے''

(۲۱)

کسی کو مسکراتا دیکھتے وقت کی دعا

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ (بخاری)

''اللہ تجھے ہنستا رکھے''۔

(۲۲)

کسی سے کوئی چیز لیتے وقت کی دعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا (ترمذی)

''اللہ تجھے بہترین جزا دے''۔

(۲۳)

آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (دارمی)

''اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کردے''۔

(۲۴) **پریشانی کے وقت کی دعا**

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (حاکم)

''اے زندہ اور قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں''۔

(۲۵) **دعوت کھانے کے بعد کی دعا**

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (مسلم)

''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا''۔

(۲۶) **مخلوق کے شر سے بچنے کی دعا**

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ترمذی)

''میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی''۔

(۲۷) **جب کوئی چیز پسند آئے تو اس وقت کی دعا**

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (حصن حصین)

''جیسا اللہ نے چاہا (بنایا) اللہ کے سوا کسی کی قوت نہیں''۔

(۲۸) **بیمار کی عیادت کے وقت کی دعا**

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ (بخاری)

''کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ یہ بیماری تمہارے لئے (گناہوں سے) پاکی کا سبب ہوگی''۔

(۲۹) **جب کسی کی وفات کی خبر سنے تو اس وقت کی دعا**

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝ (القرآن)

''بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں''۔

(۳۰) **قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا**

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ۝ (القرآن)

''اس مٹی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے''۔

(۳۱) **قبرستان سے گزرتے وقت کی دعا**

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ يَآ اَهۡلَ الۡقُبُوۡرِ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ سَلَفُنَا وَنَحۡنُ بِالۡاَثَرِ (ترمذی)

''اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں''۔

(۳۲) **دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا**

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِيۡ نُحُوۡرِهِمۡ وَنَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شُرُوۡرِهِمۡ (ابو داؤد)

''اے اللہ! ہم آپ کو ان کے مقابلے میں رکھتے ہیں اور ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

(۳۳) **علم میں اضافے کی دعا**

رَبِّ زِدۡنِيۡ عِلۡمًا ۝ (القرآن)

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

(۳۴) چھینک آنے پر پڑھی جانے والی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (بخاری)

’’تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں‘‘۔

(۳۵) چھینک کے جواب میں پڑھی جانے والی دعا

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (بخاری)

’’اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے‘‘۔

(۳۶) یرحمک اللہ کہنے والے کیلئے دعا

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ (ترمذی)

’’اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے‘‘۔

(۳۷) بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (بخاری)

’’اللہ سب سے بڑا ہے‘‘۔

(۳۸) بلندی سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ (ابو داؤد)

’’اللہ تعالیٰ پاک ہے‘‘۔

(۳۹) ادائے قرض کی دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترمذی)

''اے اللہ! اپنی حلال کردہ چیزوں کو میرے لئے اتنا کافی کردے کہ میں آپ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کروں اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا ہر مخلوق سے بے نیاز کردے''۔

(۴۰) جب کوئی خوشخبری سنائے تو اس وقت کی دعا

بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (حصن حصین)

''اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت دونوں میں اچھی خبریں سنوائے''۔

آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

''اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ ہے قائم رہنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ

ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے، اس کے حکم کے بغیر۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔ اور وہ نہیں پاتے اس کے

اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرہ۲/۲۵۵)

علم میں سے، مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اور اسے ان کی نگہبانی بھاری نہیں اور وہی بلند عظمت والا ہے۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آیۃ الکرسی قرآن کریم کی آیتوں کی سردار ہے۔ (ترمذی۔ ابن حبان۔ حاکم)

۲۔ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا جنت اور اس کے درمیان صرف موت ہی رکاوٹ ہے۔ (اِدھر مرا اُدھر جنت میں پہنچ گیا) (الاتقان، مشکوٰۃ)

۳۔ نیز ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ آیۃ الکرسی جس بچے اور مال پر رکھدی جائے (یعنی اس کو پڑھ کر دم کردیا جائے یا لکھ کر رکھ دی جائے) شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ (ابن حبان)

احادیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم

حدیث کے لغوی معنی خبر، گفتگو، بات چیت اور اطلاع کے ہیں۔ اور اصطلاح شریعت میں رسولِ اکرم ﷺ کے قول و فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ اِس اعتبار سے حدیث کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں۔

۱۔ حدیث قولی ۲۔ حدیث فعلی ۳۔ حدیث تقریری

حدیث قولی سے مراد حضور اکرم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ حدیث فعلی سے مراد حضور اکرم ﷺ کے افعال و اعمال ہیں۔ اور حدیث تقریری سے مراد وہ کام ہیں جو صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے کیے اور آپ نے ان پر خاموشی اختیار فرمائی۔

حدیث کی اہمیت یہ ہے کہ اس کے بغیر قرآن کریم کو نہیں سمجھا جا سکتا مثلاً نماز کیلئے قرآن حکیم میں حکم دیا گیا۔ "**وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ**" یعنی نماز قائم کرو لیکن نماز کی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔ یہ تفصیل ہمیں صرف احادیث نبوی ﷺ کے ذریعہ ہی معلوم ہوگی۔ اسی لئے "حدیث" شریعت اسلامی کا دوسرا اہم ترین ماخذ ہے۔

احادیث نبوی ﷺ کو زبانی یاد کرنے، اُن پر عمل کرنے اور اُن کو دوسروں تک پہنچانے کی بہت فضیلت ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ جو شخص چالیس احادیث یاد کرے یا لوگوں تک پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو قیامت کے دن فقہا و علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ اُس کے ایمان کی شہادت دیں گے اور اُس کی شفاعت فرمائیں گے۔

(۱) اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ (ترمذی)

"گفتگو سے پہلے سلام کیجئے"۔

(۲) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابنِ ماجہ)

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

(۳) اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم)

"پاکیزگی آدھا ایمان ہے"۔

(۴) خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (ابنِ ماجہ)

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے"۔

(۵) اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ (بیہقی)

''نماز دین کا ستون ہے''۔

(۶) اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (ترمذی)

''دعا عبادت کا مغز ہے''۔

(۷) لَا تَغْضَبْ (بخاری)

''غصہ نہ کرو''۔

(۸) اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ (ابو داؤد)

''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ''۔

(۹) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (مسلم)

''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے''۔

(۱۰) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ (ترمذی)

''دھوکہ باز جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

(۱۱) اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا (بیہقی)

''جب تم گھر میں داخل ہو تو سلام کرو۔''

(۱۲) یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ (بخاری و مسلم)

''چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔''

(۱۳) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (مسلم)

''جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔''

(۱۴) مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (مشکوٰۃ شریف)

''جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

(۱۵) تَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ

''دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرو۔''

(۱۶) اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ترمذی)

''سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔''

(۱۷) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (ترمذی)

''سب سے بہترین عمل اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے نفرت کرنا ہے۔''

(۱۸) اَلسِّوَاکُ مُطَھِّرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاتٌ لِّلرَّبِّ (بخاری)

''مسواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث ہے۔''

(۱۹) بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (مسلم)

''بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔''

(۲۰) اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ (مسلم)

''جب تم کھانا کھاؤ تو دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔''

(۲۱) مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابو داؤد)

''جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اسی قوم سے ہے۔''

(۲۲) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ (مسلم)

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(۲۳) اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا (بخاری و مسلم)

''بے شک تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

(۲۴) خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا (مشکوٰۃ)

''کاموں میں درمیانہ انداز بہتر ہے۔''

(۲۵) اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ

''سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔''

(۲۶) اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْبَلَاءَ

''دعا بلاؤں کو دور کرتی ہے۔''

(۲۷) اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (مشکوٰۃ)

''جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔''

(۲۸) رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ (مشکوٰۃ)

''پروردگار کی رضامندی، باپ کی رضامندی میں ہے۔''

(۲۹) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (بخاری و مسلم)

''قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

(۳۰) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

''دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔''

(۳۱) لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری و مسلم)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

(۳۲) مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (ترمذی)

''جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں۔''

(۳۳) لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا (مسلم)

''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بغض نہ رکھو۔''

(۳۴) مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا

''جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

(۳۵) اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ

''محنت سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔''

(۳۶) خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

''دو عادتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں بخل اور بد خلقی۔''

(۳۷) كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسلم)

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۳۸) لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ (مشکوٰۃ)

''اس کا دین نہیں، جو وعدے کا پابند نہیں۔''

(۳۹) اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ (مشکوٰۃ)

''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔''

(۴۰) اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ (مسلم)

''نیکی کی طرف رغبت دلانے والا ایسا ہے جیسے خود کرنے والا۔''

حافظِ قرآن کا مقام ومرتبہ

(احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

۱۔ ''قرآن مجید حفظ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ آگ کا عذاب اس دل کو نہیں دے گا جس نے قرآن کریم یاد کیا۔'' (شرح السنۃ للبغوی)

۲۔ ''قرآن کریم کے حافظ ہی کلامِ الٰہی کی تعلیم دینے والے ہیں اور اللہ کے نور سے معمور ہیں۔ جس نے ان سے دوستی کی، اس نے یقیناً اللہ سے دوستی کی اور جس نے ان سے عداوت کی، اس نے یقیناً اللہ سے عداوت کی۔'' (کنز العمال صفحہ ۵۲۳)

۳۔ ''جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک ایسا تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ تو اس آدمی کے مرتبہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔'' (ابوداؤد۔ مسند احمد)

قرآنی معلومات

سوال۱: قرآن مجید کس کا کلام ہے؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

سوال۲: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کس ہستی پر نازل کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔

سوال۳: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کس فرشتے کے ذریعہ نازل فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نازل فرمایا۔

سوال۴: لفظ قرآن کا مطلب کیا ہے؟

جواب: لفظ قرآن کا مطلب سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

سوال۵: قرآن مجید کے نزول کا آغاز کس رات میں ہوا؟

جواب: قرآن مجید کے نزول کا آغاز ماہ رمضان کی شبِ قدر میں ہوا۔

سوال۶: کیا پورا قرآن مجید ایک ہی مرتبہ میں نازل ہو گیا؟

جواب: جی نہیں، بلکہ قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا۔

سوال۷: قرآن مجید کی کل مدت نزول کتنی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی کل مدت نزول تقریباً بائیس سال پانچ ماہ ہے۔

سوال۸: قرآن مجید کا موضوع کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کا موضوع انسان ہے۔

سوال۹: قرآن مجید کی پہلی وحی کن قرآنی آیات پر مشتمل تھی؟

جواب: قرآن مجید کی پہلی وحی ''سورۃ العلق'' کی ابتدائی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔

سوال۱۰:　قرآن مجید میں کتنے پارے، کتنی سورتیں اور کتنی منزلیں ہیں؟

جواب:　قرآن مجید میں تیس پارے، ایک سو چودہ سورتیں اور سات منزلیں ہیں۔

سوال۱۱:　قرآن مجید میں کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب:　قرآن مجید میں پانچ سو اٹھاون رکوع اور تقریباً چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔

سوال۱۲:　قرآن مجید میں کل کتنے سجدہ ہائے تلاوت ہیں؟

جواب:　قرآن مجید میں کل چودہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں۔

سوال۱۳:　قرآن مجید کی آخری وحی کب نازل ہوئی؟

جواب:　قرآن مجید کی آخری وحی ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ میں نازل ہوئی۔

سوال۱۴:　کاتبانِ وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب:　کاتبانِ وحی سے مراد وہ خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ جو حضور اکرم ﷺ کے حکم سے نزول وحی کے فوراً بعد قرآنی آیات کو لکھ لیا کرتے تھے۔

سوال۱۵:　کاتبانِ وحی کی تعداد بتایئے؟

جواب:　کاتبانِ وحی کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔

سوال۱۶:　مکی اور مدنی سورتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب:　وہ سورتیں جو ہجرتِ مدینہ سے قبل نازل ہوئیں مکی سورتیں کہلاتی ہیں۔ اور وہ سورتیں جو ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہوئیں مدنی سورتیں کہلاتی ہیں۔

سوال۱۷:　قرآن مجید کی مکی اور مدنی سورتوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:　اکثر روایات کے مطابق قرآن مجید کی مکی سورتیں چھیاسی اور مدنی سورتیں اٹھائیس ہیں۔

سوال۱۸:　قرآن مجید کی سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی سورۃ کونسی ہے؟

جواب:　قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ ''سورۃ البقرۃ'' ہے اور سب سے چھوٹی سورۃ ''سورۃ الکوثر'' ہے۔

سوال۱۹: قرآن مجید میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کتنی مرتبہ آئی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۱۴ مرتبہ آئی ہے۔

سوال۲۰: قرآن مجید کی کس سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سورۂ توبہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں ہے۔

سوال۲۱: قرآن مجید کی کس سورۃ میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دومرتبہ ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سورۃ النمل میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دومرتبہ ہے۔

سوال۲۲: قرآن مجید کی وہ کونسی سورۃ ہے جو نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سورۃ الفاتحہ وہ سورۃ ہے جو نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

سوال۲۳: قرآن مجید کی وہ کونسی سورۃ ہے جس کے سب سے زیادہ نام ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی ''سورۃ الفاتحہ'' وہ سورۃ ہے جس کے سب سے زیادہ نام ہیں۔

مثلاً اُم الکتاب، فاتحۃ الکتاب، سبع مثانی، سورۃ الصلوۃ، سورۃ الحمد، وغیرہ

سوال۲۴: ثلث قرآن، عروس قرآن اور قلب قرآن کن سورتوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب: ثلث قرآن سورۂ اخلاص کو، عروس قرآن سورۂ رحمٰن کو اور قلب قرآن سورۂ یٰسین کو کہا جاتا ہے۔

سوال۲۵: معوذتین کن سورتوں کو کہتے ہیں؟

جواب: معوذتین سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو کہتے ہیں۔

سوال۲۶: قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت کونسی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت ''سورۃ البقرہ'' کی آیت نمبر ۲۸۲ ہے۔

سوال۲۷: ''سردار الآیات'' کس آیت کو کہتے ہیں؟

جواب: ''سردار الآیات'' آیۃ الکرسی کو کہتے ہیں۔

سوال۲۸: حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن مجید کی کتابت کن چیزوں پر کی گئی تھی؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن مجید کی کتابت چمڑے، پتھر، ہڈی، کھجور کی چھال پر کی گئی تھی۔

سوال ۲۹:	قرآن مجید کو پہلی بار کب اور کس کے حکم سے با قاعدہ کتابی صورت میں جمع کیا گیا؟

جواب:	قرآن مجید کو پہلی بار عہد صدیقی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے با قاعدہ کتابی صورت میں جمع کیا گیا۔

سوال ۳۰:	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کن صحابی کو قرآن مجید جمع کرنے کی خدمت پر مامور فرمایا؟

جواب:	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید جمع کرنے کی خدمت پر مامور فرمایا۔

سوال ۳۱:	قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کب اور کس کے حکم سے ہوئی؟

جواب:	قرآن مجید کی موجودہ ترتیب عہد رسالت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوئی۔

سوال ۳۲:	''جامع القرآن'' کس کا لقب ہے؟

جواب:	''جامع القرآن'' خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔

سوال ۳۳:	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ''جامع القرآن'' کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ''جامع القرآن'' اسلئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے عہد صدیقی میں لغت قریش کی قرأت کے مطابق مدون کئے گئے قرآنی نسخے پر تمام عالم اسلام کو جمع فرمایا اور اس کی متعدد نقول تیار کروا کر تمام اسلامی حکومتوں میں بھجوادیں۔ اور دیگر تمام نسخے منسوخ فرمادیئے۔

دینی معلومات

سوال ۱:	عقائد سے کیا مراد ہے؟

جواب:	عقائد عقیدہ کی جمع ہے اس سے مراد دین اسلام کی وہ باتیں ہیں جن پر ایمان رکھنا اسلام میں داخل ہونے کیلئے ضروری ہے۔

سوال ۲:	اسلام کے بنیادی عقائد کون کون سے ہیں؟

جواب:	اسلام کے بنیادی عقائد پانچ ہیں	۱۔ عقیدۂ توحید	۲۔ عقیدۂ رسالت	۳۔ عقیدۂ کتب	۴۔ عقیدۂ ملائکہ	۵۔ عقیدۂ آخرت

سوال ۳:	کیا ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدے کا انکار کرنے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟

جواب:	جی نہیں۔ ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدے کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔

عقیدۂ توحید

سوال ۱: عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کی اولاد اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

سوال ۲: اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات وصفات میں ایک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات وصفات میں ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے اور نہ اسکی صفات میں کوئی شریک ہے۔

سوال ۳: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنے کو ''شرک'' کہتے ہیں۔

سوال ۴: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک مانے تو اس شخص کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک مانے وہ ''مشرک'' کہلاتا ہے۔

سوال ۵: جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کافر کہتے ہیں۔

سوال ۶: یہ ساری کائنات زمین وآسمان، چاند وسورج، پہاڑ ودریا، انسان وحیوان کا خالق کون ہے؟

جواب: ساری کائنات زمین وآسمان، چاند وسورج، پہاڑ ودریا اور انسان وحیوان کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال ۷: ساری کائنات کا مالک کون ہے؟

جواب: ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال ۸: ساری مخلوق کا پرورش کرنے والا اور رزق دینے والا کون ہے؟

جواب: ساری مخلوق کا پرورش کرنے والا اور رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال ۹: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات عبادت کے لائق ہے؟

جواب: جی نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

سوال ۱۰: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔

سوال ۱۱:　کیا اللہ تعالیٰ سے چھپ کر کوئی کام کیا جا سکتا ہے؟

جواب:　جی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے اور ہر ایک کو دیکھ رہا ہے اور کوئی بھی کام اس سے چھپ نہیں سکتا۔

سوال ۱۲:　اللہ تعالیٰ کی چند نمایاں صفات بیان کریں؟

جواب:　اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ جو چاہے کرتا ہے سب کو رزق عطا کرتا ہے سب سے بڑا ہے۔ عزت اور ذلت اسی کے اختیار میں ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ آفتوں سے بچانے والا اور مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔ نہ اس کو نیند آتی ہے اور نہ اونگھ آتی ہے۔ سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

عقیدۂ رسالت

سوال ۱:　عقیدۂ رسالت سے کیا مراد ہے؟

جواب:　عقیدۂ رسالت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کیلئے اپنے محبوب اور مخصوص بندوں کو منتخب فرمایا۔ جنہیں ہم نبی و رسول کہتے ہیں۔ ان حضرات نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور خود اس پر عمل کر کے دکھایا ان تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانا عقیدۂ رسالت کہلاتا ہے۔

سوال ۲:　نبی و رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب:　نبی وہ ہوتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے اور جو اپنے سے پہلے رسول کی شریعت پر عمل کرتا ہے اور اس کی تبلیغ کرتا ہے جبکہ رسول وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی شریعت لے کر آتا ہے جو پچھلی شریعت کو منسوخ کر دیتی ہیں۔

سوال ۳:　کیا ہر نبی رسول ہوتا ہے؟

جواب:　جی نہیں۔ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

سوال ۴:　کیا ہر رسول نبی ہوتا ہے؟

جواب:　جی ہاں ہر رسول نبی ہوتا ہے۔

سوال ۵:　سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے رسول کا نام بتایئے؟

جواب:　سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔

سوال ۶:　سب سے آخری نبی و رسول کا نام بتایئے؟

جواب:　سب سے آخری نبی و رسول ہمارے پیارے آقا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال ۷: چند مشہور انبیاء کرام کے نام اور ان کے القاب بتایئے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام ''صفی اللہ'' ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام ''نجی اللہ'' ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ''خلیل اللہ'' ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام ''ذبیح اللہ'' ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ''کلیم اللہ'' ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''روح اللہ'' ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ''حبیب اللہ'' ہیں۔

سوال ۸: اولوالعزم رسول جن پر کتب نازل ہوئیں وہ کونسے ہیں؟

جواب: اولوالعزم رسول جن پر کتب نازل ہوئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام	(توریت)	حضرت داؤد علیہ السلام	(زبور)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	(انجیل)	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	(قرآن مجید)

سوال ۹: اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام انبیاء علیہم السلام تک کس ذریعہ سے پہنچایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام انبیاء علیہم السلام تک وحی کے ذریعہ سے پہنچایا۔

سوال ۱۰: انبیاء کرام اور عام انسانوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: انبیاء کرام اور عام انسانوں میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے مثلاً

۱۔ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے منتخب، برگزیدہ اور محبوب بندے ہوتے ہیں۔

۲۔ انبیاء کرام پر وحی نازل ہوتی ہے۔

۳۔ انبیاء کرام کی نگہبانی اور تربیت خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۴۔ انبیاء کرام اعلیٰ نسب، خوبصورت، خوب سیرت، پرہیزگار اور حسنِ اخلاق کے پیکر ہوتے ہیں۔

۵۔ انبیاء کرام کو عقلِ کامل عطا ہوتی ہے۔

۶۔ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں یعنی ان سے چھوٹا بڑا کوئی بھی گناہ سرزد ہونا ممکن نہیں۔

سوال ۱۱: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: انبیاء کرام سے ایسے کاموں کا ظاہر ہونا جو انسانی طاقت سے باہر ہوں اور انسانی عقل ان کو نہ سمجھ سکے معجزہ کہلاتے ہیں۔

سوال ۱۲:	چند مشہور انبیاء کرام کے خاص معجزات بتایئے؟

جواب:	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود کی روشن کی ہوئی آگ میں زندہ وسلامت رہنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں لوہے کا نرم ہو جانا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا انسان، حیوان، جنات اور ہوا پر حکومت کرنا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج پر جانا۔ چاند کے دو ٹکڑے کرنا، سورج کا لوٹانا۔

عقیدہ آخرت

سوال ۱:	عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟

جواب:	عقیدہ آخرت سے مراد ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ جب تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دے گی۔ جن کے اعمال اچھے ہونگے وہ جنت میں جائیں گے اور جن کے اعمال برے ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

سوال ۲:	قیامت کا دن کسے کہتے ہیں؟

جواب:	وہ دن جب حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے جس کی آواز سن کر تمام مخلوق فنا ہو جائے گی۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس کی آواز سے مردے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور حساب و کتاب کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔

سوال ۳:	قیامت کب آئے گی؟

جواب:	قیامت کا صحیح وقت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے۔

سوال ۴:	قیامت کی علامات بتایئے؟

جواب:	دجال کا ظاہر ہونا، حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظاہر ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دھویں کا پیدا ہونا دابۃ الارض کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا۔

سوال ۵:	موت کسے کہتے ہیں؟

جواب:	اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر شخص کو ایک خاص مدت کیلئے پیدا فرمایا ہے اس مدت میں نہ اضافہ ہے اور نہ کمی ممکن ہے۔ جب یہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو ملک الموت روح قبض کر لیتے ہیں۔ اور جسم روح کا تعلق ختم ہو جاتا ہے اسی کو موت کہتے ہیں۔

سوال ۶:	موت کے بعد سے لیکر قیامت تک کے درمیانی عرصہ کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:	اس درمیانی عرصہ کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔

سوال۷: منکر نکیر کون ہیں۔

جواب: قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو منکر نکیر کہتے ہیں۔

سوال۸: قیامت کے دن نیک لوگوں کے اعمالنامے ان کے کس ہاتھ میں دیئے جائیں گے؟۔

جواب: قیامت کے دن نیک لوگوں کے اعمالنامے ان کے سیدھے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

سوال۹: حساب وکتاب کے بعد نیک لوگ کہاں جائیں گے؟

جواب: حساب وکتاب کے بعد نیک لوگ جنت میں جائیں گے۔

سوال۱۰: جنت کیسی جگہ ہے؟

جواب: جنت نہایت حسین اور خوبصورت جگہ ہے۔اس میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں۔خوبصورت باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں خدمت کیلئے حور وغلمان ہیں۔جنت میں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں ہوگا۔نیک لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

سوال۱۱: قیامت کے دن برے لوگوں کے اعمالنامے ان کے کس ہاتھ میں دیئے جائیں گے؟

جواب: قیامت کے دن برے لوگوں کے اعمالنامے ان کے الٹے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

سوال۱۲: حساب وکتاب کے بعد برے لوگ کہاں جائیں گے؟

جواب: حساب وکتاب کے بعد برے لوگ دوزخ میں جائیں گے۔

سوال۱۳: دوزخ کیسی جگہ ہے؟

جواب: دوزخ نہایت ہیبت ناک اور خوفناک جگہ ہے اس میں سخت قسم کے دردناک عذاب ہیں۔انسان اور پتھر اس کا ایندھن ہیں اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

عقیدۂ کتب

سوال۱: عقیدۂ کتب سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاءِ کرام کو بھیجا۔ان میں سے بعض انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے کتابیں عطا فرمائیں۔ان آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ''عقیدۂ کتب'' کہلاتا ہے۔

سوال ۲: مشہور آسمانی کتابیں کونسی ہیں؟

جواب: مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں۔

۱۔ توریت ۲۔ زبور ۳۔ انجیل ۴۔ قرآن مجید

سوال ۳: یہ کتابیں کن رسولوں پر نازل ہوئیں؟

جواب: توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، قرآن مجید ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

سوال ۴: سب سے افضل کتاب کونسی ہے؟

جواب: سب سے افضل کتاب قرآن مجید ہے جو سب سے افضل رسول نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

سوال ۵: کیا یہ تمام کتابیں آج دنیا میں موجود ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے علاوہ کوئی بھی کتاب آج دنیا میں اصل حالت میں موجود نہیں ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کتابوں میں تحریف کر دی گئی۔

سوال ۶: قرآن مجید اصل حالت میں کیوں موجود ہے؟

جواب: قرآن مجید اصل حالت میں اس لئے موجود ہے کہ اسکی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اسی لئے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس میں تبدیلی نہیں کی جاسکی۔

سوال ۷: قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے کیوں لیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے لیا ہے کہ قرآن مجید کو قیامت تک باقی رکھنا ہے کیونکہ یہ کتاب قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

سوال ۸: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا کیا انتظام کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا یہ انتظام کیا کہ اسے انسانوں کے سینوں میں محفوظ کر دیا۔

سوال ۹: قرآن مجید کے علاوہ دوسری کتابوں میں تحریف کیوں کر دی گئی؟

جواب: قرآن مجید کے علاوہ دوسر کتابوں میں تحریف اس لئے کر دی گئی کہ وہ کتابیں صرف ایک وقت کیلئے تھیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تھا۔

سوال۱۰:	اب عمل کس کتاب پر ہوگا؟

جواب:	اب عمل صرف قرآن مجید پر ہوگا لیکن ایمان تمام کتابوں پر رکھا جائے گا۔

سوال۱۱:	صرف قرآن مجید پر عمل کیوں ہوگا؟

جواب:	صرف قرآن مجید پر عمل اس لئے ہوگا کہ قرآن مجید کے آنے کے بعد گذشتہ کتابیں منسوخ کردی گئیں اب صرف قرآن مجید ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

عقیدۂ ملائکہ

سوال۱:	عقیدۂ ملائکہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:	عقیدۂ ملائکہ سے مراد فرشتوں پر ایمان لانا ہے۔

سوال۲:	فرشتے کون ہیں؟

جواب:	فرشتے اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار اور عبادت گزار نورانی مخلوق ہیں۔

سوال۳:	کیا فرشتے جسم رکھتے ہیں؟

جواب:	جی نہیں۔ فرشتے جسم نہیں رکھتے۔

سوال۴:	کیا فرشتے ہماری طرح کھاتے پیتے اور سوتے ہیں؟

جواب:	جی نہیں۔ فرشتے ہماری طرح نہ تو کھاتے پیتے ہیں اور نہ ہی سوتے ہیں۔

سوال۵:	کیا فرشتے گناہ کرتے ہیں؟

جواب:	جی نہیں۔ فرشتے گناہ نہیں کرتے۔

سوال۶:	کیا فرشتے نظر آتے ہیں؟

جواب:	جی نہیں۔ فرشتے نظر نہیں آتے۔

سوال۷:	کیا فرشتے مرد ہوتے ہیں یا عورت ہوتے ہیں؟

جواب:	فرشتے نہ تو مرد ہوتے ہیں اور نہ ہی عورت ہوتے ہیں۔

سوال۸:	فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:	فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

سوال۹: مشہور فرشتوں کے نام بتایئے؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت عزرائیل علیہ السلام

سوال۱۰: ان فرشتوں کے کام بتایئے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کام انبیاء کرام تک وحی پہنچانا ہے

حضرت میکائیل علیہ السلام کا کام رزق پہنچانا اور بارش برسانا ہے

حضرت اسرافیل علیہ السلام کا کام صور پھونکنا ہے

حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کام روح قبض کرنا ہے

سوال۱۱: فرشتوں کے سردار کون ہیں؟

جواب: فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۱: اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول کا نام بتایئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سوال۲: ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے نام بتایئے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے۔

سوال۳: ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اور نانا کا نام بتایئے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب اور نانا کا نام حضرت وہب بن عبد مناف ہے۔

سوال۴: ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کا تعلق کس قبیلے اور خاندان سے ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے قریش کے خاندان بنو ہاشم سے ہے۔

سوال۵: اعلان نبوت سے پہلے مکہ کے لوگ حضور اکرم ﷺ کو کیا کہا کرتے تھے؟

جواب: اعلان نبوت سے پہلے مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو "صادق و امین" کہا کرتے تھے۔

سوال ۶:	ہمارے پیارے آقا ﷺ کا پہلا نکاح کس عمر میں اور کن خاتون سے ہوا؟

جواب:	آپ ﷺ کا پہلا نکاح پچیس برس کی عمر میں مکہ کی ایک نیک خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہوا۔

سوال ۷:	حضورا کرم ﷺ کی رضاعی والدہ کا نام بتائیے؟

جواب:	آپ صلی ﷺ کی رضاعی والدہ کا نام حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ہے۔

سوال ۸:	ہمارے پیارے آقا ﷺ پر پہلی وحی کس عمر میں اور کہاں نازل ہوئی؟

جواب:	آپ ﷺ پر پہلی وحی چالیس سال کی عمر میں غار حرا میں نازل ہوئی۔

سوال ۹:	ہمارے پیارے آقا ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے افراد کے نام بتائیے؟

جواب:	آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، بچوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلاموں میں حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

سوال ۱۰:	اعلان نبوت کے بعد دعوت وتبلیغ کا مرکز کس گھر کو بنایا گیا؟

جواب:	اعلان نبوت کے بعد دعوت وتبلیغ کا مرکز ''دارارقم'' کو بنایا گیا۔

سوال ۱۱:	حضورا کرم ﷺ کو کس سن نبوی میں معراج کا معجزہ عطا ہوا؟

جواب:	حضورا کرم ﷺ کو سن ۱۰ نبوی میں معراج کا معجزہ عطا ہوا۔

سوال ۱۲:	معراج سے کیا مراد ہے؟

جواب:	معراج سے مراد یہ ہے کہ حضورا کرم ﷺ کو جسم ظاہری کے ساتھ رات کے ایک مختصر حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا اور وہاں سے آسمانوں کی سیر، جنت ودوزخ کا مشاہدہ اور پھر عرش معلیٰ پر اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات عطا کیا گیا۔

سوال ۱۳:	ابتدا میں تبلیغ اسلام کی خاطر حضورا کرم ﷺ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب:	ابتدا میں بہت کم لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ زیادہ تر لوگوں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا اور آپ ﷺ کی مخالفت کی۔ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح سے پریشان کیا۔ آپ ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھائے۔ آپ ﷺ پر پتھر برسائے۔ آپ ﷺ کے قتل کے منصوبے بنائے۔ آپ ﷺ کا معاشرتی بائیکاٹ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی ہر موقع پر مدد فرمائی۔

سوال ۱۴:	معاشرتی بائیکاٹ کے دوان حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں اور کتنا عرصہ محصورر ہے؟

جواب:	معاشرتی بائیکاٹ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے ہمراہ شعب ابی طالب نامی گھاٹی میں تقریباً تین سال رہے۔

سوال ۱۵:	تبلیغ اسلام کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے علاوہ اور کس شہر میں تشریف لے گئے اور وہاں کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب:	سن ۱۰ نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کی خاطر طائف تشریف لے گئے۔ اور اہل طائف کو دین اسلام کی دعوت دی جس کے نتیجے میں شہر کے لوگوں نے آپ کا مذاق اڑایا اور شہر کے لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جو آپ پر پتھر برساتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ لہولہان ہو گئے اور کئی روز تک وہاں مسلسل آپ صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

سوال ۱۶:	اعلان نبوت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنا عرصہ مکہ مکرمہ میں قیام کیا؟

جواب:	اعلان نبوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا۔

سوال ۱۷:	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے کب اور کہاں ہجرت فرمائی؟

جواب:	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے سن ۱۳ نبوی میں مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ جسے یثرب کہا جاتا تھا اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کے نام سے مشہور ہوا۔

سوال ۱۸:	ہجرت سے کیا مراد ہے؟

جواب:	اپنے دین کے تحفظ کی خاطر اپنا ملک اور گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ سکونت اختیار کرنا ہجرت کہلاتا ہے۔

سوال ۱۹:	مہاجرین اور انصار کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب:	مہاجرین سے مراد وہ مسلمان جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور انصار سے مراد مدینہ منورہ کے مسلمان جنہوں نے حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے والے دوسرے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

سوال ۲۰:	مواخات سے کیا مراد ہے؟

جواب:	ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کے درمیان بھائی چارہ کا جو رشتہ قائم کیا اسے مواخات کہتے ہیں۔

سوال ۲۱:	سفر ہجرت کے دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل کہاں قیام فرمایا اور وہاں کس مسجد کی تعمیر فرمائی؟

جواب:	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل قبا نامی بستی میں قیام فرمایا اور اسلام کی پہلی مسجد 'مسجد قبا' کی تعمیر فرمائی۔

سوال ۲۲:	مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں قیام فرمایا؟

جواب:	مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں قیام فرمایا۔

سوال ۲۳:	مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مسجد کی تعمیر کی؟

جواب:	مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر کی جو اسلامی حکومت کا مرکز بنی اور اسی مقام سے اسلام کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ آگے بڑھا۔

سوال۲۴:	جہاد کسے کہتے ہیں؟

جواب:	دین اسلام کی سربلندی کیلئے راہ خدا میں کفار سے لڑنے کو جہاد کہتے ہیں۔

سوال۲۵:	غزوہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:	اسلام کے دشمنوں کے خلاف ایسی جنگ جس میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی ہو۔

سوال۲۶:	سریہ کسے کہتے ہیں۔

جواب:	عہد رسالت میں لڑی جانے والی ایسی جنگ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت نہ کی ہو اسے سریہ کہتے ہیں۔

سوال۲۷:	چند مشہور غزوات کے نام بتایئے؟

جواب:	غزوۂ بدر	غزوۂ احد	غزوۂ خندق	غزوۂ حنین

سوال۲۸:	غزوۂ بدر کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب:	غزوۂ بدر ۱۷ رمضان ۲ھ کو بدر کے مقام پر پیش آیا جو کہ مدینہ سے ۸۰ میل کے فاصلے پر ہے۔

سوال۲۹:	غزوۂ احد کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب:	غزوۂ احد شوال ۳ھ میں مدینہ سے تین میل دور جبل احد کے دامن میں پیش آیا۔

سوال۳۰:	غزوۂ خندق کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب:	غزوۂ خندق ذیقعد ۵ھ میں مدینہ کے گرد خندق کھود کر مدینے میں محصور رہ کر لڑا گیا۔

سوال۳۱:	صلح حدیبیہ کا معاہدہ کب اور کہاں ہوا؟

جواب:	صلح حدیبیہ کا معاہدہ ذیقعد ۶ھ حدیبیہ کے مقام پر مسلمان اور کفار مکہ کے درمیان طے پایا۔

سوال۳۲:	بیعت رضوان کسے کہتے ہیں؟

جواب:	صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے کفار کے خلاف جہاد کیلئے جو بیعت لی اسے بیعت رضوان کہتے ہیں اس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ فتح میں کیا گیا ہے۔

سوال۳۳:	غزوۂ خیبر کب اور کن کے خلاف ہوا؟

جواب:	غزوۂ خیبر ۷ھ میں خیبر کے یہودیوں کے خلاف ہوا۔

سوال ۳۴: فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟ اور اس موقعہ پر کتنے مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے؟

جواب: رمضان المبارک ۸ھ میں رسول اللہ ﷺ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔

سوال ۳۵: غزوہ حنین کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: غزوہ حنین شوال ۸ھ حنین نامی وادی میں بنوہوازن اور بنوثقیف کے قبائل کے خلاف لڑا گیا۔

سوال ۳۶: حجۃ الوداع کسے کہتے ہیں؟ اور اس موقعہ پر آپ ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ کس نام سے مشہور ہے؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پہلا اور آخری حج جو آپ نے ذی الحج ۱۰ھ میں ایک لاکھ مسلمانوں کے ساتھ ادا کیا اور اس موقع پر میدان عرفات میں جو تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا وہ خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔

سوال ۳۷: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کب ہوا؟

جواب: ۱۲ ربیع ۱۱ھ پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔

سوال ۳۸: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو مسلمانوں کیلئے کیا قرار دیا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اسوۂ حسنہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ •

''بے شک رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔''

سوال ۳۹: اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اسوۂ حسنہ کیوں قرار دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اسوۂ حسنہ اسلئے قرار دیا کہ آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز تھے اور تمام اوصاف حمیدہ مثلاً صدق وامانت، صبر وقناعت، جرأت واستقامت، شفقت ومحبت، زہد وتقویٰ، حلم وحیا، عدل وانصاف، جود وسخا عفو ودرگزر، عاجزی وانکساری، تواضع ومہمان نوازی میں درجہ کمال پر فائز ہیں۔

سوال ۴۰: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات بتائیے؟

جواب: تمام انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے محدود معجزات عطا فرمائے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ چند خاص معجزات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قرآن مجید ۲۔ معراج شریف ۳۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ۴۔ سورج کا لوٹانا ۵۔ کنکریوں کا کلمہ پڑھنا

۶۔ انگلیوں سے پانی جاری ہونا ۷۔ درختوں کا سلام کرنا ۸۔ درخت کے سوکھے تنے کا رونا

۹۔ لعاب دہن کی برکت سے کھارے پانی کا میٹھا ہو جانا

سوال۴۱: خصائص مصطفیٰ ﷺ سے کیا مراد ہے؟ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند امتیازی خصائص بیان کیجئے؟

جواب: خصائص مصطفیٰ ﷺ سے مراد وہ فضائل وکمالات ہیں جن کے باعث حضور اکرم ﷺ کو تمام انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین اور تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی گئی اور حضور اکرم ﷺ کو سب سے افضل واعلیٰ اور بلند وبالا مقام عطا فرمایا گیا۔ آپ ﷺ کی چند امتیازی خصائص مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے نور محمدی ﷺ کو پیدا کیا اور پھر نور محمدی ﷺ سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح سے حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانے، ان کی تصدیق کرنے اور ان کی مدد کرنے کا وعدہ لیا۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' عرش پر، ہر ایک آسمان پر، جنت کے درختوں اور محلات پر غرض ہر جگہ تحریر ہے۔

۴۔ حضور اکرم ﷺ تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ ﷺ کا خاندان تمام خاندانوں سے افضل ہے۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

۶۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین اور خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔

۸۔ حضور اکرم ﷺ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ کے جسم اور پسینے سے مشک وعنبر سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی۔ جس راستے سے آپ گزرتے وہ راستہ مہک جاتا تھا۔

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں۔

۱۱۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم بنایا۔ یعنی آپ ﷺ کی گفتگو فصاحت وبلاغت، اختصار اور جامعیت سے بھرپور ہوتی تھی۔

۱۲۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے 'حبیب اللہ' کا لقب عطا فرمایا۔

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا۔ چنانچہ کلمہ، اذان، خطبہ اور تشہد میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر بھی موجود ہے۔

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کیلئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا۔

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوائے حمد کا جھنڈا عطا فرمائے گا۔ مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ اور آپ سب سے پہلے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔

۱۶۔ حضورا کرم ﷺ سب سے پہلے اپنی امت کے ساتھ پل صراط سے گزریں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔

۱۷۔ حضورا کرم ﷺ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کی گواہی دیں گے۔

۱۸۔ حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ اوراسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

سوال ۴۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کے بارے میں مسلمانوں کو کیا عقائد رکھنے چاہیں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں اپنی ذات وصفات میں یکتا اور بے نظیر و بے مثال ہیں۔ چنانچہ ہر مسلمان کو آپ ﷺ کی ذات وصفات کے بارے میں مندرجہ ذیل عقائد رکھنے چاہئیں۔

۱۔ حضورا کرم ﷺ نور بھی ہیں اور بشر بھی۔

۲۔ حضورا کرم ﷺ کی محبت اور اتباع عین ایمان ہے۔

۳۔ حضورا کرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر جز وایمان ہے۔

۴۔ حضورا کرم ﷺ کے کسی قول وفعل کی حقارت یا کسی سنت کی توہین کفر ہے۔

۵۔ حضورا کرم ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کو ساری کائنات میں تصرف واختیار حاصل ہے۔

۶۔ حضورا کرم ﷺ ہر وقت اور ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔

۷۔ حضورا کرم ﷺ حیات ہیں۔

۸۔ حضورا کرم ﷺ کو احکام شریعت پر تصرف واختیار حاصل ہے۔ جس کیلئے جو چاہیں حرام کردیں۔ اور جو چاہیں حلال فرمادیں۔

۹۔ حضورا کرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا۔

۱۰۔ حضورا کرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں۔

۱۱۔ حضورا کرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حالت بیداری میں جسم انسانی کے ساتھ معراج عطا فرمائی۔ اور آپ ﷺ نے اپنی ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا۔ اور ہمکلامی کا شرف حاصل کیا۔

۱۲۔ حضورا کرم ﷺ خاتم النبین ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت ورسالت ختم ہوگئی۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۱۳۔ حضورا کرم ﷺ ہی محبت ورضائے الٰہی، گناہوں سے بخشش ومغفرت اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔

۱۴۔ حضورا کرم ﷺ کو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا منصب حاصل ہوگا۔ اور آپ ﷺ گنہگاروں کو رب تعالیٰ سے بخشوائیں گے۔

اسلامی آدابِ زندگی

اسلام نے ہر شعبہ زندگی کے متعلق آداب تعلیم فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے نہ صرف ہم اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں بلکہ بے پناہ اجروثواب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ چند اہم آدابِ زندگی مندرجہ ذیل ہیں۔

سلام کے آداب

۱۔ جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو ''السلام علیکم'' کہنا چاہئے۔

۲۔ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرنا چاہئے۔

۳۔ ہر واقف اور ناواقف کو سلام کرنا چاہئے۔

۴۔ جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو سلام کرنا چاہئے۔

۵۔ سلام کا جواب بہتر الفاظ میں دینا چاہئے۔

۶۔ گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔

۷۔ سلام ہمیشہ بلند آواز سے کرنا چاہئے۔

۸۔ سلام کے بعد مصافحہ کرنا چاہئے۔

۹۔ چھوٹا بڑے کو، سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے۔

۱۰۔ سلام ہمیشہ اسلامی طریقے کے مطابق کرنا چاہئے۔ غیر اسلامی طریقے مثلاً گڈ مارننگ، گڈ ایوننگ، ہائے ہائے، آداب وغیرہ نہیں کہنا چاہئے۔

کھانا کھانے کے آداب

۱۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے چاہئیں۔

۲۔ کھانا ہمیشہ بیٹھ کر کھانا چاہئے۔

۳۔ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہئے۔

۴۔ کھانا مل جل کر کھانا چاہیے۔

۵۔ کھانا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بسم اللہ وعلیٰ برکۃ اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے۔

۶۔ اگر ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ پڑھنا چاہیے۔

۷۔ کھانا تین انگلیوں سے کھانا چاہیئے۔ بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے۔

۸۔ کھانا ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے کھانا چاہیے۔

۹۔ کھانا ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے۔

۱۰۔ کھانا ہمیشہ پلیٹ میں اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔

۱۱۔ کھانے کے دوران اگر نوالہ گر جائے تو اسکو صاف کر کے کھالینا چاہیے۔

۱۲۔ کھانا ہمیشہ ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیے۔

۱۳۔ کھانے پر پھونک نہیں مارنی چاہیے۔

۱۴۔ کھانے کا برتن اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے۔

۱۵۔ کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا چاہیے۔

۱۶۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

پانی پینے کے آداب

۱۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیے۔

۲۔ پانی بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پینا چاہیے۔

۳۔ پانی تین سانس میں اطمینان سے پینا چاہیے۔

۴۔ پانی کے برتن میں نہ تو پھونک مارنا چاہیئے اور نہ ہی سانس لینا چاہیے۔

۵۔ پانی ٹوٹے ہوئے یا کنارے جھڑے ہوئے برتن میں نہیں پینا چاہیے۔

۶۔ پانی دیکھ کر پینا چاہیے۔

۷۔ پانی پینے کے بعد الحمد للہ کہنا چاہیے۔

سونے اور بیدار ہونے کے آداب

۱۔ باوضو ہو کر سونا چاہئے۔

۲۔ سونے سے پہلے مسواک کرنا چاہئے۔

۳۔ سونے سے پہلے بستر جھاڑ لینا چاہئے۔

۴۔ عشاء کے بعد جلدی سونا اور صبح فجر کیلئے جلدی بیدار ہونا چاہئے۔

۵۔ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

۶۔ الٹا یعنی پیٹ کے بل، بائیں کروٹ اور چت ہو کر نہیں لیٹنا چاہئے۔

۷۔ سیدھی کروٹ پر، رخسار کے نیچے، سیدھا ہاتھ رکھ کر قبلہ رو ہو کر سونا چاہئے۔

۸۔ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر نہیں لیٹنا چاہئے۔

۹۔ عصر کی نماز کے بعد نہیں سونا چاہئے۔

۱۰۔ نیند سے بیدار ہونے کے فوراً بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

گفتگو کے آداب

۱۔ گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔

۲۔ گفتگو ہمیشہ اطمینان، سلیقے اور وقار کے ساتھ کرنا چاہئے۔

۳۔ فضول، لغو اور بے ہودہ گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔

۴۔ ہمیشہ اچھی اور مختصر گفتگو کرنی چاہیئے ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔

۵۔ ہمیشہ مناسب آواز میں، مسکراتے ہوئے اور نرم لہجے میں گفتگو کرنی چاہئے۔

۶۔ ہمیشہ سیدھی اور سچی گفتگو کرنی چاہئے۔

۷۔ گفتگو میں ہمیشہ بری عادات سے بچنا چاہئے۔ مثلاً گالیاں دینا، دوسروں کی برائی کرنا، عیب نکالنا، نقل اتارنا، چغلی کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، مذاق اڑانا، طنز کرنا، برے ناموں سے پکارنا، فقرے کسنا وغیرہ۔

۸۔ ہمیشہ انصاف پر مبنی گفتگو کرنی چاہیئے۔ خواہ اس میں اپنا یا کسی کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

۹۔ گفتگو میں مخاطب کی عمر، مرتبے اور اس سے اپنے تعلق کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیئے۔

۱۰۔ غصہ کی حالت میں گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۱۔ گفتگو میں کسی کو فاسق، ملعون، بے ایمان اور اس جیسے دوسرے الفاظ سے مخاطب نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۲۔ جب دو آدمی گفتگو کر رہے ہوں تو درمیان میں نہیں بولنا چاہیئے۔

مجلس کے آداب

۱۔ ہمیشہ اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیئے۔

۲۔ جب بھی ایک دوسرے سے ملاقات ہو تو اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ضرور کرنا چاہیئے۔

۳۔ مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیئے۔

۴۔ مجلس میں بیٹھنے سے پہلے اہل مجلس کو سلام کرنا چاہیئے۔

۵۔ مجلس میں کسی بیٹھے ہوئے آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

۶۔ اگر مجلس میں لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

۷۔ مجلس میں سے اگر کوئی شخص کسی ضرورت کی وجہ سے عارضی طور پر اٹھ کر چلا جائے تو اس کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

۸۔ اگر مجلس میں دو آدمی ایک دوسرے کے قریب بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کو الگ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ ان کے درمیان بیٹھنا چاہیئے۔

۹۔ مجلس میں سکون و اطمینان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے۔ مجلس میں انگلیوں، داڑھی یا انگوٹھی کے ساتھ کھیلتے رہنا، دانتوں کا خلال کرنا، ناک میں انگلی ڈالنا، تھوکنا، کھانسنا، چھینکنا، انگڑائی لیتے رہنا، جماہی لینا ان تمام امور سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ مجلس میں نمایاں جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

۱۱۔ مجلس کے دوران دو آدمیوں کو آپس میں سرگوشیاں نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۲۔ مجلس میں آنے والے شخص کیلئے جگہ کشادہ کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ مجلس میں جو باتیں راز کی ہوں ان کو دوسروں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۴۔ مجلس میں باادب بیٹھنا چاہیے۔ پاؤں پھیلا کر یا پنڈلی کھول کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

تلاوتِ قرآن کے آداب

۱۔ قرآن مجید پاکیزگی کی حالت میں پاک جگہ پر بیٹھ کر تلاوت کرنا چاہیے۔

۲۔ قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا چاہیے۔

۳۔ قرآن مجید کو صحیح تلفظ، صحیح اعراب اور صحیح آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

۴۔ قرآن مجید کو ذوق وشوق اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

۵۔ قرآن مجید کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

۶۔ قرآن مجید کی تلاوت تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ شروع کرنا چاہیے۔

۷۔ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔

۸۔ قرآن مجید کی تلاوت روزانہ کرنا چاہیے۔

۹۔ قرآن مجید کی تلاوت اکتاہٹ اور بیزاری کی حالت میں نہیں کرنا چاہیے۔

۱۰۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔

۱۱۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

والدین کے آداب

۱۔ والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھا اور عمدہ سلوک کرنا چاہیے۔

۲۔ والدین کا شکر گزار رہنا چاہیے۔

۳۔ والدین کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیے۔

۴۔ والدین کی خدمت دل وجان سے کرنا چاہیے۔

۵۔ والدین کا ہمیشہ ادب واحترام کرنا چاہیے۔ اور ان سے آہستہ آواز میں بات کرنا چاہیے۔

۶۔ والدین کے ساتھ عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

۷۔ والدین سے سب سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیے۔

۸۔ والدین کی ہمیشہ اطاعت وفرمانبرداری کرنا چاہیئے۔یعنی جس بات کا وہ حکم دیں اسے فوراً کرنا چاہیئے۔
اور جس بات سے منع کریں اس سے باز رہنا چاہیئے۔

۹۔ والدین کو اپنے مال کا مالک سمجھنا چاہیئے۔اور ان پر دل کھول کر خرچ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ والدین کیلئے ان کی زندگی میں بھی دعا کرنی چاہیئے۔اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیئے۔

۱۱۔ والدین میں ماں کی خدمت کا خصوصی خیال رکھنا چاہیئے۔

۱۲۔ والدین کی وفات کے بعد والدین کے کئے ہوئے وعدوں اور وصیتوں کو پورا کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ والدین کی وفات کے بعد ان کے قرضوں کی ادائیگی کرنا چاہیئے۔

۱۴۔ والدین کی وفات کے بعد ان کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

اساتذہ کے آداب

۱۔ اساتذہ کا ہمیشہ شکرگزار رہنا چاہیئے۔

۲۔ اساتذہ کا احترام اور تعظیم وتوقیر والدین کے درجے میں کرنی چاہیئے۔

۳۔ اساتذہ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا چاہیئے۔

۴۔ اساتذہ کے ساتھ ہمیشہ عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔اور ان سے آہستہ آواز میں بات کرنی چاہیئے۔

۵۔ اساتذہ کی خدمت کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

۶۔ اساتذہ سے علم عمل کی نیت سے سیکھنا چاہیئے۔

۷۔ اساتذہ سے سیکھے ہوئے علم پر خلوص نیت کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔

۸۔ اساتذہ کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیئے اور ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے ان کی دعائیں حاصل ہوں۔

۹۔ اساتذہ کو سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ راہ چلتے وقت اساتذہ کے پیچھے ادب سے چلنا چاہیئے۔

۱۱۔ اساتذہ کی خامیوں اور عیوب پر نظر نہیں رکھنی چاہیئے۔اور نہ ہی انہیں دوسروں کے سامنے بیان کرنا چاہیئے۔

۱۲۔ اساتذہ کے والدین اور اقرباً کے ساتھ بھی احترام اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔

اچھی باتیں

سوال ۱: سچ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حقیقت کے مطابق بات کرنے کو سچ کہتے ہیں۔

سوال ۲: سچ بولنا کیسی عادت ہیں؟

جواب: سچ بولنا اچھی عادت ہے۔ ایک مسلمان کا شعار ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی پسندیدہ سنت ہے اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

سوال ۳: سچ بولنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ خوش ہوتے ہیں۔ اور سچ بولنے والے کو ہر ایک پسند کرتا ہے۔ سچ بولنے سے سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ سچ سے دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور آخرت میں بھی انعام عطا ہوتا ہے۔

سوال ۴: بڑوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے؟

جواب: بڑوں کے ساتھ ہمیشہ ادب واحترام سے پیش آنا چاہئے۔

سوال ۵: ایمانداری کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی بھی بات یا معاملے کو اس کے تقاضوں کے مطابق پورا پورا ادا کرنا ایمانداری کہلاتا ہے۔

سوال ۶: صفائی و پاکیزگی کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ''صفائی نصف ایمان ہے۔''

سوال ۷: صفائی و پاکیزگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: صفائی و پاکیزگی سے مراد یہ ہے کہ جسم پاک وصاف ہو، لباس صاف ستھرا ہو، بال بنے ہوئے اور صاف ستھرے ہوں، ناخن کٹے ہوئے ہوں، دانت صاف ہوں۔

سوال ۸: صفائی اور پاکیزگی کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: صفائی و پاکیزگی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس سے نہ صرف جسم ولباس پاک وصاف رہتا ہے بلکہ ذہن اور خیالات بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ اور اچھی سوچ پیدا ہوتی ہے جو انسان کے کردار کی تعمیر کرتی ہے۔

سوال ۹:	ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کس طرح ملنا چاہئے؟

جواب:	ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔

سوال ۱۰:	اچھے اخلاق سے کیا مراد ہے؟

جواب:	اچھے اخلاق سے مراد یہ ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرے تو سلام کرے، خیر و عافیت دریافت کرے، خندہ پیشانی سے پیش آئے جو کچھ میسر ہو اس سے تواضع کرے۔

سوال ۱۱:	اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے خوش اخلاقی سے پیش نہ آئے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:	اگر کوئی مسلمان کسی دسرے مسلمان بھائی سے خوش اخلاقی سے پیش نہ آئے تو اس کی بد اخلاقی کا جواب خوش اخلاقی سے دینا چاہئے۔

سوال ۱۲:	اچھے اخلاق کے کیا فائدے ہیں؟

جواب:	اچھے اخلاق کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کا قرب حاصل ہوگا۔ معاشرے میں امن و سلامتی پیدا ہوتی ہے۔ باہم پیار و محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

سوال ۱۳:	ایک مسلمان کو سب سے زیادہ کس سے ڈرنا چاہئے؟

جواب:	ایک مسلمان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

سوال ۱۴:	ایک مسلمان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے کیوں ڈرنا چاہئے۔

جواب:	ایک مسلمان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے اس لئے ڈرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ وہ ہماری ہر بات سے باخبر ہے۔ اور قیامت کے دن ہمارے ہر کام کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا۔ اور اس کے نتیجے میں اچھے لوگوں کو انعام عطا فرمائے گا۔ اور برے لوگوں کو سزا دے گا۔

سوال ۱۵:	کسی کی برائی کا جواب کیسے دینا چاہئے؟

جواب:	برائی کے جواب میں برائی نہیں کرنی چاہئے بلکہ صبر سے کام لینا چاہئے۔ اور برائی کرنے والے کو معاف کر دینا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔

سوال ۱۶:	وعدے کی پابندی سے کیا مراد ہے؟

جواب:	کسی سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنا وعدے کی پابندی کہلاتا ہے۔

سوال ۱۷:	ایک مسلمان کیلئے وعدے کی پابندی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:	ایک مسلمان کیلئے وعدے کی پابندی کی اہمیت یہ ہے کہ یہ مسلمان کا خاص وصف ہے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے اور منافق و مسلمان کے درمیان فرق کی نشانی ہے۔

سوال ۱۸:	وضو کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب:	یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، گناہوں سے معافی کا سبب ہے، شیطان کے وسوسوں سے نجات کا طریقہ ہے۔

سوال ۱۹:	نماز کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

جواب:	نماز کی پابندی اس لئے ضروری ہے کہ نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔دن میں پانچ مرتبہ ہر مسلمان پر ہر حالت میں نماز پڑھنا فرض ہے۔ کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔یہ برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

سوال ۲۰:	اچھی عادتیں کون کون سی ہیں؟

جواب:	سچ بولنا، والدین، اساتذہ اور بڑوں کا ادب کرنا، ان کا کہنا ماننا، نماز کی پابندی کرنا، سبق یاد کرنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آنا، اپنے ساتھیوں کے ساتھ محبت سے رہنا، وعدے کی پابندی کرنا، محنت سے کام کرنا، ہر معاملے میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا، وقت پر سونا، صبح جلدی اٹھنا۔

سوال ۲۱:	جھوٹ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کیسی عادت ہے؟

جواب:	حقیقت کے خلاف بات کرنے کو ''جھوٹ'' کہتے ہیں۔اور یہ انتہائی بری عادت ہے۔

سوال ۲۲:	جھوٹ بولنے کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب:	جھوٹ بولنے والے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔جھوٹ سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔رزق میں کمی واقع ہوتی ہے۔دنیا میں جھوٹے کی قدر و منزلت ختم ہوجاتی ہے اور آخرت میں اس کیلئے دردناک عذاب ہے۔

سوال ۲۳:	گالیاں دینا کیسی عادت ہے اور اس کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب:	گالیاں دینا بہت بری عادت ہے۔اللہ تعالیٰ گالیاں دینے والے کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔اس پر جنت حرام ہے۔گالیاں دینے اور بے شرمی و بے حیائی کی باتیں کرنے سے دل سخت ہوجاتا ہے۔رزق میں تنگی ہوجاتی ہے۔اور یہ نفاق کی نشانی ہے۔

سوال ۲۴: غیبت کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی کسی ایسی بات کو بیان کرنا جو اس کے سامنے کہی جائے تو اسے بری لگے غیبت کہلاتی ہے۔

سوال ۲۵: بہتان (الزام لگانا) کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی مسلمان بھائی کی کوئی ایسی بات بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو''بہتان'' کہلاتا ہے۔

سوال ۲۶: غیبت سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: غیبت سے بچنا اس لئے ضروری ہے کہ یہ ایک گناہ کبیرہ ہے۔اور اس کی برائی بدکاری سے بھی زیادہ بیان کی گئی ہے۔قرآن حکم کے مطابق غیبت کرنا ایک ایسا مکروہ فعل ہے جسے قرآن پاک میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال ۲۷: چغل خوری کسے کہتے ہیں؟اور یہ کیسی عادت ہے؟

جواب: دوسروں کی شکائتیں لگانا،ان کی برائی بیان کرنا چغل خوری کہلاتا ہے۔یہ انتہائی بری عادت اور سخت گناہ ہے۔چغل خور کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔اور چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سوال ۲۸: چوری کسے کہتے ہیں؟اور یہ کیسی عادت ہے؟

جواب: کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر پوشیدہ طور پر ناحق لے لینا چوری کہلاتا ہے۔اور یہ بھی انتہائی بری عادت اور سخت گناہ کبیرہ ہے۔ جس سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں۔دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی ملتی ہے۔اور چور کے دل سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

متفرق معلومات

سوال ۱: فاتحہ یا ایصالِ ثواب سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''اعمالِ صالحہ کو بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ان کا نفع کسی دوسرے کو پہنچانے کی دعا کا نام فاتحہ یا ایصال ثواب ہے۔''

سوال ۲: مختصراً فاتحہ یا ایصالِ ثواب کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: فاتحہ یا ایصالِ ثواب کا مختصر طریقہ حسب بالا ہے۔

اول وآخر درود شریف، ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر سب سے پہلے نبی کریم ﷺ، انبیائے کرام خلفائے راشدین، صحابہ کرام، شہدائے کرام، اولیائے کرام، والدین کرام، اساتذہ کرام، جملہ مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کو ثواب پہنچائیں۔ پھر جس کو خاص طور پر ثواب پہنچانا مقصود ہو اس کا نام لیکر اس کو ثواب پہنچائیں۔ اور اس کے لئے مغفرت وترقی درجات کیلئے دعا کریں۔ اس کے بعد دعائے خیر کریں۔

سوال ۳: ایصالِ ثواب کے اس طریقہ کے علاوہ اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب: ایصالِ ثواب کے اس طریقہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ صدقہ جاریہ — مثلاً مسجد ومدرسہ یا کنوؤں کی تعمیر یا مخلوقِ خدا کی بہبود کے کاموں میں حصہ لینا۔

۲۔ علمِ نافع — یعنی وہ علم جس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچے اور دینِ اسلام کی ترویج واشاعت ہو۔

۳۔ صالح اولاد — جن کے اعمال والدین کی مغفرت اور ترقی درجات کا باعث ہوں۔

۴۔ صالح اعمال — صدقہ وخیرات اور تمام نفلی عبادات مثلاً نفلی نماز وروزہ واوراد اور عمرہ وطواف وغیرہ۔

سوال ۴: وسیلے سے کیا مراد ہے؟

جواب: وسیلے سے مراد وہ ذریعہ ہے جس کی مدد سے کسی چیز تک پہنچا جائے۔ چنانچہ قرآن وحدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ انبیاء ورسل، اولیائے کرام اور اعمال صالحہ ہیں۔

سوال ۵: بزرگانِ دین یا اولیاء اللہ کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں اپنی خواہشات کو مٹا دیتے ہیں اور ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں اور ہمہ وقت دین اسلام کی ترویج واشاعت اور مخلوق خدا کی خدمت وہدایت کیلئے کوشاں رہتے ہیں "اولیا اللہ" کہلاتے ہیں۔

سوال ۶: استمداد یا استعانت سے کیا مراد ہے؟ انبیاء اور اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا کیسا ہے؟

جواب: استمداد یا استعانت سے مراد ہے مدد طلب کرنا۔ انبیاء کرام واولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا بلاشبہ جائز ہے اور قرآن وسنت سے ثابت ہے اور یہ مدد طلب کرنے والے کی مدد فرماتے ہیں۔

سوال ۷: عرس کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولیاء اللہ کی تاریخِ وصال کی مناسبت سے ہر سال ایصال ثواب کا اہتما کرنے کو ''عرس'' کہتے ہیں۔

سوال ۸: عرس کیوں مناتے ہیں؟

جواب: عرس منانے کا بنیادی مقصد صاحبِ عرس کے لئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا اور لوگوں کو ان کے حالات و واقعات، تعلیمات و خدمات سے واقف کرانا ہے۔

سوال ۹: شفاعت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ''شفاعت'' کا مطلب ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گنہگاروں کی بخشش کی سفارش کرنا۔

سوال ۱۰: قیامت کے دن سب سے پہلے کون شفاعت کرے گا؟

جواب: قیامت کے دن سب سے پہلے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

سوال ۱۱: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کس کس کو شفاعت کی اجازت حاصل ہوگی؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ انبیاء، فرشتے، علماً، اولیاء، شہداء، حافظِ قرآن، مسلمانوں کے چھوٹے بچے اور اعمالِ صالحہ مثلاً نماز قرآن، روزہ وغیرہ بارگاہِ الٰہی میں شفاعت کریں گے۔

سوال ۱۲: عام طور پر مرنے کے بعد انسان کا جسم ختم ہو جاتا ہے کیا ایسے بھی کچھ لوگ ہیں کہ مرنے کے بعد جن کا جسم سلامت رہتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے لوگ بھی ہیں جن کا جسم سلامت رہتا ہے مثلاً انبیاء، رسل، شہداء اور اللہ کے نیک بندے۔

سوال ۱۳: خلفائے راشدین کن شخصیات کو کہا جاتا ہے؟

جواب: وہ خلفاء جو عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے فوری بعد اسلامی حکومت کے سربراہ بنے اور جنہوں نے خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو نافذ کیا اور حقیقی اسلامی حکومت قائم کی۔ خلفائے راشدین کہلاتے ہیں۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سوال ۱۴: عشرہٴ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟ ان کے نام بتایئے؟

جواب: وہ خوش نصیب دس صحابہ کرام جنہیں رسول اللہ ﷺ نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی۔

ان دس خوش نصیب صحابہ کرام کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۶۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
۸۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۹۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

سوال ۱۵: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ خوش نصیب شخص جس نے حالتِ ایمان میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور حالتِ ایمان ہی میں وفات پائی۔

سوال ۱۶: تابعی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ خوش نصیب شخص جس نے حالتِ ایمان میں کسی صحابی کی زیارت کی اور حالتِ ایمان ہی میں وفات پائی۔

سوال ۱۷: تبع تابعی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ خوش نصیب شخص جس نے حالتِ ایمان میں کسی تابعی کی زیارت کی اور حالتِ ایمان ہی میں وفات پائی۔

سوال ۱۸: چند مشہور تابعین کے نام بتایئے؟

جواب: حضرت نافع، عطا بن رباح، ابن شہاب زُہری، یحییٰ بن سعید، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، علقمہ بن قیس، امام ابوحنیفہ، سعید بن جبیر رحمہم اللہ۔

سوال ۱۹: چند مشہور تبع تابعین کے نام بتایئے؟

جواب: امام مالک، امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی، امام زُفر رحمہم اللہ۔

سوال ۲۰: منکر نکیر کن فرشتوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب: منکر نکیر سے مراد وہ فرشتے ہیں جو قبر میں مردے سے سوالات کرتے ہیں اور ان کے جوابات کے نتیجے میں مردے کے ساتھ اچھا یا برا سلوک کیا جاتا ہے۔

سوال ۲۱: منکر نکیر قبر میں مردے سے کیا سوالات کرتے ہیں؟

جواب: منکر نکیر قبر میں مردے سے مندرجہ ذیل سوالات کرتے ہیں۔

۱۔ مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے؟

۲۔ مَنْ دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟

۳۔ مَنْ نَبِيُّكَ تیرا نبی کون ہے؟

سوال ۲۲:	کراماً کاتبین کن فرشتوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب:	کراماً کاتبین سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ہر انسان کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں۔

سوال ۲۳:	مفسر کسے کہتے ہیں؟

جواب:	قرآن مجید کی تفسیر کے ماہر کو مفسر کہتے ہیں۔

سوال ۲۴:	محدث کسے کہتے ہیں؟

جواب:	علم حدیث کے ماہر کو محدث کہتے ہیں۔

سوال ۲۵:	فقیہہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:	علم فقہ کے ماہر کو فقیہہ کہتے ہیں۔

سوال ۲۶:	مجتہد کسے کہتے ہیں؟

جواب:	اجتہاد کرنے والے کو مجتہد کہتے ہیں۔

سوال ۲۷:	چند مشہور مفسرین کے نام بتایئے؟

جواب:	چند مشہور مفسرین کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سعید بن میسّب، علقمہ بن قیس، امام فخر الدین رازی، امام جلال الدین سیوطی حافظ عماد الدین ابن کثیر، شاہ ولی اللہ، سید قطب شہید، پیر محمد کرم شاہ الازہری، نعیم الدین مراد آبادی۔ ارحمہم اللہ علیہم اجمعینo

سوال ۲۸:	چند مشہور محدثین کے نام بتایئے؟

جواب:	چند مشہور محدثین کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، امام مالک، ابن شہاب زہری، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ۔ ارحمہم اللہ علیہم اجمعینo

سوال ۲۹:	چند مشہور فقہاء کے نام بتایئے؟

جواب:	حضرت امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی، امام عبداللہ بن مبارک امام زُفر۔ ارحمہم اللہ علیہم اجمعینo

سوال ۳۰:	صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:	صحاح ستہ سے مراد حدیث کی وہ چھ مستند کتابیں جنہیں بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری	۲۔ صحیح مسلم	۳۔ جامع ترمذی
۴۔ سنن ابوداؤد	۵۔ سنن نسائی	۶۔ سنن ابن ماجہ

سوال ۳۱: صحاح ستہ کے مؤلفین کے نام بتایئے؟

جواب: صحاح ستہ کے نام مؤلفین کے نام یہ ہیں۔

۱۔ امام محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمہ اللہ متوفی ۲۵۶ھ

۲۔ امام مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری رحمہ اللہ متوفی ۲۶۱ھ

۳۔ امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی الترمذی رحمہ اللہ متوفی ۲۷۹ھ

۴۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعب رحمہ اللہ متوفی ۲۷۵ھ

۵۔ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ متوفی ۳۰۳ھ

۶۔ امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمہ اللہ متوفی ۲۷۳ھ

سوال ۳۲: شہید کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مسلمان جو دین اسلام کی سر بلندی کیلئے اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مارا جائے ''شہید'' کہلاتا ہے۔

سوال ۳۳: ''سیدالشہداء'' کن شخصیات کو کہا جاتا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے نواسے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ''سیدالشہداء'' کہا جاتا ہے۔

سوال ۳۴: معرکہ کربلا کب اور کہاں ہوا؟

جواب: معرکہ کربلا محرم الحرام ۶۱ھ میں عراق میں واقع کربلا کے مقام پر ہوا۔

سوال ۳۵: مشہور فقہی مسالک کتنے ہیں؟ اور کون کونسے ہیں؟

جواب: مشہور فقہی مسالک چار ہیں۔

۱۔ حنفی ۲۔ مالکی ۳۔ شافعی ۴۔ حنبلی

سوال ۳۶: یہ چاروں مسالک کن شخصیات سے منسوب ہیں؟

جواب: ۱۔ حنفی حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے (متوفی ۱۵۰ھ)

۲۔ مالکی حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے (متوفی ۱۷۹ھ)

۳۔ شافعی حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے (متوفی ۲۰۴ھ)

۴۔ حنبلی حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے منسوب ہیں۔ (متوفی ۲۴۱ھ)

سوال ۳۷: شریعت اسلامی کے بنیادی ماخذ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: شریعت اسلامی کے بنیادی ماخذ چار ہیں۔

۱۔ قرآن ۲۔ حدیث ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

سوال ۳۸: تصوف وطریقت سے کیا مراد ہے؟

جواب: تصوف وطریقت سے وہ طریقہ وراستہ ہے جس کے ذریعہ خواہشات نفسانی کو مغلوب کر کے باطنی پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اللہ کا خصوصی قرب حاصل ہوتا ہے۔

سوال ۳۹: طریقت کے مشہور سلاسل کے نام بتائیے؟

جواب: طریقت کے مشہور سلاسل کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قادریہ ۲۔ نقشبندیہ ۳۔ سہروردیہ ۴۔ چشتیہ

سوال ۴۰: ان سلاسل کے بانیوں کے نام بتائیے؟

جواب: سلسلہ قادریہ کے بانی حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ کے بانی حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سلسلہ سہروردیہ کے بانی حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سلسلہ چشتیہ کے بانی حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سوال ۴۱: حلقہ رحمانیہ کس سلسلے کی شاخ ہے؟

جواب: حلقہ رحمانیہ چشتیہ سلسلے کی ایک شاخ ہے۔

سوال ۴۲: حلقہ رحمانیہ کے بانی کون ہیں؟

جواب: حلقہ رحمانیہ کے بانی حضرت خواجہ شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سوال ۴۳: حضرت صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ وصال کیا ہے اور ان کا مزار کہاں ہے؟

جواب: حضرت صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ وصال ۲۸ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ ہے اور آپ کا مزار سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ شریف انڈیا میں ہے۔

سوال ۴۴: حضرت صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ کونسے خلیفہ ہیں جن کے ذریعہ پاکستان میں حلقہ رحمانی کو فروغ حاصل ہوا؟

جواب: حضرت صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ محبوبِ رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ پاکستان میں حلقہ رحمانی کو فروغ حاصل ہوا۔

سوال ۴۵: محبوبِ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ وصال کیا ہے اور ان کا مزار کہاں ہے؟

جواب: محبوب رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ وصال یکم ذیعقد ۱۴۰۳ھ ہے اور آپ کا مزار جہانگیر روڈ، کراچی میں واقع ہے۔

سوال ۴۶: محبوب رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے کس خلیفہ کا لقب ''محبوب العارفین'' ہے؟

جواب: محبوب رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت حافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ''محبوب العارفین'' ہے۔

سوال ۴۷: حضرت حافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت حافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ بمطابق ۲۵ فروری ۱۹۲۳ء بروز پیر دہلی میں پیدا ہوئے۔

سوال ۴۸: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کے نام بتائیے؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نام محمد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام رفیق النساء رحمۃ اللہ علیہا ہے۔

سوال ۴۹: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کے نام بتائیے؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حکیم افتخار احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جن سے قرآن مجید حفظ کیا۔

۲۔ قاری حامد حسن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن سے تجوید و قرات کی تعلیم حاصل کی۔

۳۔ قاضی زین العابدین نقشبندی جن سے ابتدائی عربی و فارسی اور درسِ نظامی کی کتب پڑھیں۔

سوال ۵۰: قیام پاکستان کے بعد پاکستان آ کر قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ذریعہ معاش اختیار کیا؟

جواب: قیام پاکستان کے بعد پاکستان آ کر قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے زرگری کا کارخانہ قائم کیا۔

سوال ۵۱: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کراچی میں سب سے پہلے کس بزرگ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل کیا؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کراچی میں سب سے پہلے قلندر زمان حضرت سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل کیا۔

سوال ۵۲: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کو محبوبِ رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف کب اور کہاں حاصل ہوا؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کو محبوبِ رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف اسلام آباد میں حضرت شاہ عبداللطیف بری امام رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر ۱۹۶۴ء میں حاصل ہوا۔

سوال ۵۳: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا ملیر شریف میں کب امامت و خطابت کی ذمہ داریاں سنبھالیں؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۹ء میں مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا ملیر شریف کراچی میں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔

سوال ۵۴: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ جامع مسجد میں دینی وقرآنی تعلیم کے فروغ کیلئے کس مدرسہ کی بنیاد ڈالی؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ جامع مسجد میں دینی وقرآنی تعلیم کے فروغ کیلئے ''الممتاز مکتبِ رحمانی'' کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔

سوال ۵۵: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کب اور کہاں ہوا؟ اور آپ کا مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۷ اذیقعد ۱۴۱۰ھ مطابق ۹ جون ۱۹۹۰ء بروز پیر کراچی میں ہوا۔ اور آپ کا مزار مبارک مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا ملیر شریف میں ہے۔

سوال ۵۶: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے کام اور مشن کو کس نے جاری رکھا؟

جواب: قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے کام اور مشن کو حضرت قبلہ صوفی ابرار احمد قادری چشتی ممتازی رحمانی مدظلہ العالی نے جاری رکھا۔

سوال ۵۷: حضرت قبلہ صوفی ابرار احمد ممتازی رحمانی مدظلہ العالی کا تعلق قبلہ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا ہے؟

جواب: آپ حضرت قبلہ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی اور آپ کے خلیفہ اول ہیں۔ اور آپ ساری زندگی قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کاموں میں ان کی معاونت کرتے رہے اور ان کے وصال کے بعد ان کے کاموں کو جاری وساری رکھا۔

سوال ۵۸: حضرت قبلہ صوفی ابرار احمد ممتازی رحمانی مدظلہ نے کن کن بزرگوں کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا؟

جواب: آپ بچپن ہی سے اپنے برادرِ گرامی کے ساتھ قلندرِ زماں حضرت سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے اور وہاں خدمات انجام دیں۔ باباصاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ کے برادرِ گرامی نے آپ کو سلسلہ قادریہ کے مشہور معروف بزرگ حضرت حافظ قاری غلام رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرایا۔ اس کے علاوہ آپ نے محبوبِ رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کسب فیض کیا۔ اور انہی کے دست مبارک سے حضرت قبلہ قاری صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کو دستارِ خلافت عطا فرمائی۔

سوال ۵۹: آپ کو کب اور کس موقع پر دستارِ خلافت عطا فرمائی؟

جواب: ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹۸۰ء میں ختمِ قرآن پاک کی محفل میں آپ کو دستارِ خلافت عطا فرمائی۔

سوال ۶۰: دینی وقرآنی اور عصری تعلیم کے فروغ کیلئے حضرت قبلہ صوفی ابرار احمد ممتازی رحمانی مدظلہ العالی کی زیرِ سرپرستی کون کونسے ادارے کام کر رہے ہیں؟

جواب: دینی وقرآنی اور عصری تعلیم کے فروغ کیلئے آپ کی زیرِ سرپرستی مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

۱۔ مدرسہ فیضانِ ولایت آستانہ عالیہ بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ ملیر سٹی، کراچی۔

۲۔ الفاروق مکتب رحمانی	538/6A نزد آستانہ عالیہ فاروقیہ رحمانیہ جہانگیر روڈ، کراچی
۳۔ الفاروق اسلامک اسکول	538/6A نزد آستانہ عالیہ فاروقیہ رحمانیہ جہانگیر روڈ، کراچی
۴۔ الممتاز مکتب رحمانی	آستانہ عالیہ ممتازیہ رحمانیہ مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا، ملیر کالونی، کراچی
۵۔ الممتاز اکیڈمی	ST-2، بلاک B، ملت گارڈن، ملیر شریف، کراچی
۶۔ الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ	5-D نزد کالا اسکول نئی کراچی
۷۔ الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ	اسلام کالونی نزد موسے وال اڈہ، پاکپتن شریف پنجاب
۸۔ جامعہ رحمانیہ	E-4 بلاک 8، گلشن اقبال، کراچی

سوال ۶۱: آپ کس مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں؟

جواب:

سوال ۶۲: آپ کے مدرسہ کا نام کس بزرگ کے نام سے منسوب ہے؟

جواب:

سوال ۶۳: آپ کا مدرسہ کب قائم ہوا؟

جواب:

سوال ۶۴: آپ کے مدرسہ کے پرنسپل کا نام کیا ہے؟

جواب:

سوال ۶۵: آپ کے استاد کا نام کیا ہے؟

جواب:

حضورِ اکرم ﷺ کے تعلیم کردہ

رات کو سوتے وقت کے بہترین عملیات

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے علی! روزانہ رات کو پانچ کام کر کے سویا کرو۔

1. چار ہزار دینار صدقہ کر کے سویا کرو۔
2. ایک قرآن مجید پڑھ کر سویا کرو۔
3. جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔
4. دو لڑنے والوں میں صلح کر کے سویا کرو۔
5. اور ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ امور تو بہت مشکل ہیں۔ مجھ سے روزانہ کب ہو سکیں گے؟
تو حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

چار مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہوگا۔

تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا اجر جنت کی قیمت ادا کرنے کے مترادف ہے۔

دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو۔ تو دو لڑنے والوں میں صلح کروانے کا ثواب ملے گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۝

پانچ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو۔ ایک حج ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۚ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

مندرجہ بالا ارشادات نبوی ﷺ سن کر۔۔۔۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی۔۔۔۔
یا رسول اللہ ﷺ اب تو میں روزانہ یہ عملیات کر کے سویا کروں گا۔

پیارے بچو! مندرجہ ذیل باتوں کو توجہ سے پڑھیے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ آپ کا شمار اچھے اور پیارے طلبہ میں ہو۔

- ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھیے۔
- صبح جلد بیدار ہوں۔ اور اُٹھتے ہی بڑوں کو سلام کیجئے۔
- مسواک یا برش کے ذریعے دانت صاف کرنے کے بعد وضو کیجئے اور نمازِ فجر ادا کیجئے۔
- گھر سے نکلتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بلند آواز سے گھر والوں کو سلام کیجئے۔
- والدین، اساتذہ اور بڑوں کا ادب و احترام کیجئے۔ اُن کا کہنا مانیے۔
- یاد رکھیے! باادب بانصیب، بےادب بےنصیب۔
- ہمیشہ نرم و دھیمے لہجے میں گفتگو کیجئے۔
- ہمیشہ جھوٹ بولنے سے بچیے۔ اور سچائی اختیار کیجئے۔
- پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کیجئے۔
- رات کا کھانا جلدی کھائیے اور عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جائیے تاکہ صبح فجر کیلئے آسانی سے بیدار ہو سکیں۔
- تمام معمولات انجام دیتے وقت اس موقع کی مناسبت سے دعا ضرور پڑھیے۔
- صبح اٹھنے، مدرسہ جانے، کھانا کھانے، ملنے جلنے غرض ہر کام میں وقت کی پابندی کی عادت اختیار کیجئے۔
- ہمیشہ اپنے جسم، لباس، گھر، مدرسہ اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیے۔

**جو بچے ان اچھی باتوں پر عمل کریں گے
ان کو سالانہ جائزے کے بعد خصوصی انعامات سے نوازا جائے گا**